اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵۱) مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۴)

ایڈیٹوریل نوٹس

سبت کے دن کو پاک رکھنا بڑا ضروری ہے۔ جس طرح طبیب نبض دیکھکر انسان کی بیماری یا تندرستی کو پہچان لیتا ہے۔ اسی طرح مختلف مسیحی ملکوں کی روحانی حالت دریافت کرنیکے لئے سبت کا دن نبض کا کام دیتا ہے یعنی جہاں سبت کو زیادہ پاک مانتے ہیں وہاں کی کلیساؤں میں ترقی پائی جاتی ہے۔ تو بھی افسوس کی بات ہے کہ بہت سے مسیحی اس سے غافل ہیں اور سبت کے دن کو بہت کم مانتے ہیں۔ لطف یہہ ہے کہ ایسے لوگ مندرجہ ذیل آیت کو اپنی رائے کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔

سبت کا دن انسان کے واسطے ہوا نہ انسان سبت کے دن کے واسطے پس ابن آدم سبت کے دن کا بھی خداوند ہے مرقس ۲: ۲۷ و ۲۸۔

جو سبت کو پاک نہیں رکھتے وہ اِس آیت کے لفظ واسطے پر بڑا زور دیتے ہیں ہم بھی زور دیتے ہیں مگر طرفین کے طریق عمل میں شب و روز کا فرق ہے۔ اُن کا خیال ہے کہ سبت کا دن ہمارے لئے اسواسطے ہے کہ تمام دن خوشیاں منائیں۔ عیش و عشرت کریں۔ حیوانی آرام و آسایش میں کاٹیں۔ ریل کا سفر کریں۔ یار غاروں سے ملیں۔ آیندہ ہفتہ کے دنیوی کاموں پر غور کریں وغیرہ وغیرہ۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ آرام کرنا چاہئے کیونکہ منجملہ آن دیگر اسباب کے جس لئے سبت کا دن مقرر فرمایا گیا یہہ بھی ایک سبب ہے لیکن لفظ واسطے میں اور بھی بہت سی باتیں شامل ہیں کیونکہ ہم حیوان نہیں ہیں نہ ہمارے جسم نہ ہمارے دنیاوی خیالات کچھ حقیقت رکھتے ہیں علہ ہماری اس کمزوری کے سبب سے خدا نے ہمارے واسطے سبت کا دن مقرر کیا وہ کیسا بیوقوف مسیحی ہے جو کہ سبت کے دن آن کاموں کے کرنے میں مصروف رہتا ہے جن سے الگ رہنے کے لئے سبت کا دن مقرر ہوا اور وہ لوگ کیسی سخت غلطی پر ہیں جو سبت کا دن مقاصد مذکورہ کے حاصل کرنے کو کام میں لاتے ہیں۔ اے غافل مسیحیو ذرا سوچو اور واسطے کا لفظ پہلی صورت میں کبھی پیش نہ کرو اور یاد رکھو کہ سبت کا دن انسان کے واسطے ہوا اِس ضمیمہ کے کہ ابن آدم سبت کے دن کا بھی خداوند ہے اور جو جسمانی آرام کے سوائے عبادت وغیرہ میں اس دن کو صرف نہیں کرتا وہ خدا کے حکم کا توڑنیوالا ہے +

علہ ہمارا حقیقی مقصد یہہ ہے کہ خدا کی پہچان میں شخصی اور منزلی اور مدنی طور پر ترقی کریں۔ آیت مذکورہ میں واسطے کا لفظ اس بات پر زور دیتا ہے کہ میں اور میرا خاندان اور میری کلیسیا خدا کی پہچان میں ترقی کریں اسواسطے سبت کا دن مقرر ہوا۔ کوئی شخص کوئی خاندان کوئی کلیسیا دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتی۔ چھہ دن تک ہم دنیوی کاروبار میں ایسے ڈوبے رہتے ہیں کہ بسا اوقات ہم دوسرے مالک کی خدمت نہیں کرتے +

ہم خریداران کی خاص توجہ اُس اشتہار پر دلاتے ہیں جو کہ بابت قیمت اخبار چودہویں صفحہ پر چھاپا جاتا ہے۔ اور یہہ بھی ناظرین کو یاد دلاتے ہیں کہ خریدار ہونے کے لئے شروع سال عمدہ موقعہ ہے۔ اور یہہ بھی واضح رہے کہ ہمارا قاعدہ ہے کہ اگر کوئی شخص سات کاپیاں لے تو اُس کو ایک کاپی مفت دی جاتی ہے اور اِسی طرح اگر کوئی سات خریدار پیدا کرے تو اُسکو ایک پرچہ اخبار مفت دیا جائیگا +

ہم اپنے نامہ نگاروں سے درخواست کرتے ہیں کہ اِس پرچہ کو پاتے ہی دوسرے دن یعنے کرسمس کے لئے مضامین تیار کرنے چاہئیں مگر ضرور ہے کہ کل مضامین پیر کی تاریخ تک اُن کو بھیج دیں + ایڈیٹر

نورافشاںؔ

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب ایم۔ اے۔ اڈیٹر

پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب * پادری ایچ گولکناتھ صاحب
مسٹر ایم پال رکیبدام صاحب بی۔ اے * پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے
پادری۔ پی بی۔ سی۔ لوپل صاحب
} اسسٹنٹ ایڈیٹرز

بقیہ

عہدۂ پاسبانی پر

مکالمہ

تیسرا روز

پیر مرد۔ طالب کل کی بات چیت پر کیا تم سوچتے رہے ہو۔ اور کیا تم نے غور کیا کہ پادری کا عہدہ کیسا ذمہ داری کا عہدہ ہے اور کہ جسمانی مزاج کے پادری کیسے خطرناک اور اپنی قوم کے لئے ایک لعنت ہیں؟ *

طالب کل کی گفتگو سے میرے دل میں بڑی بیقراری رہی ہے اور یعقوب رسول کی یہہ بات پھر پھر میرے دل میں آتی رہی ہے کہ "اے میرے بھائیو تم میں بہت سے اُستاد نہ بنیں کیونکہ جانتے ہو کہ ہم اس سے زیادہ سزا پاوینگے" (نامہ یعقوب ۳: ۱) اور میں مانتا ہوں کہ انجیل کی خدمت پر وہی شخص مقرر ہونے چاہئیں جو انجیل کی شرائط کے مطابق ہوں اور اپنی اپنی مرضی کے آدمی نہیں۔ لیکن آپ فرمائے کہ جسمانی پادری اور روحانی پادری میں کیونکر تمیز ہو سکے کیونکہ اکثر حالتوں میں یہہ معلوم کرنا بڑا مشکل ہے۔ آپ مہربانی کر کے بتلائے کہ فلاں شخص اپنے دنیوی فائدے کے لئے اور دوسرا شخص خدا کی محبت اور روحوں کو بچانے کا مارا پاک خدمت کو قبول کرتا ہے *

پیر مرد۔ بیشک تمہارا سوال بڑا ضروری سوال ہے۔ اور اگر پادری بننے والا سچائی سے اپنے دل کو جانچے کہ وہ کس غرض سے پادری بننا چاہتا ہے تو معاملہ خود ہی حل ہو جایا کرے۔ مگر چونکہ ایسا نہیں بھی ہوتا اس لئے ضروری ہے کہ اُن باتوں کو دیکھا جاوے جن کی رُو سے یہہ تمیز ہو سکے *

طالب۔ اگر آپ اِس امتیاز کے لئے کچھ قاعدے بتلا سکتے ہیں تو چھپا کے رکھنا مناسب نہیں۔ میرے لئے بڑے کارآمد ہونگے *

پیر مرد۔ جسمانی اور روحانی پادری میں امتیاز کرنے کے لئے لازماً دو قاعدے ہیں۔ یعنے عام روش۔ اور اُن کی سنادی۔ جسمانی پادری کی عام روش کے متعلق دو تین باتوں کا خاصکر خیال رکھو۔ اُن کی بات چیت اور چال چلن میں مردانگی اور سنجیدگی نہیں ہوتی۔ اپنے دفتر کی چنداں پرواہ نہیں ہوتی۔ اُن کی گفتگو یاوہ اور فضول سی ہوتی ہے۔ اُن کی باتیں اکثر کام کاج۔ کھیتی باڑی کی بابت ہوتی ہے۔ ملکی معاملات کا چرچا ہے یا بازاری نرخ کی کمی بیشی کی فکر ہے۔ شکار کھیلنے کا شوق لگا رہتا ہے۔ اور ایسی بہتیری باتیں اُن کی سوچ اور گفتگو کا مضمون رہتا ہے اور جو باتیں اُن کے عہدے اور لوگوں کے فائدے کے لئے ہیں اُن کی کم فکر رہتی ہے اور اگر فکر دکھلاتے ہیں تو اِس غرض سے اور ایسے طور پر کہ اُن کی دنیاداری کی گرفت نہ ہو سکے۔ مگر جو دل میں بھرا ہوتا ہے وہی منہہ پر آتا ہے اور ظاہر ہو جاتا ہے کہ ایسے پادری محض جسمانی آدمی ہیں۔ میرا مطلب یہہ نہیں کہ روحانی آدمی ہمیشہ روحانی باتوں کی بابت بولتا رہتا ہے یا اُس کو بولتے رہنا چاہئے مگر بات یہہ ہے کہ دُنیوی باتوں کی وہ کم فکر و پرواہ کرتا ہے اور اُس کی بات چیت اور طرز اور تحریر اور چلن اور فکر عموماً اپنے عہدہ کی ذمہ داری کے مناسب ہوتی ہیں اور مجبوری وہ دُنیوی معاملات اور ملکی حالات میں دخل دیگا۔ اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیگا اور سچائی کے ساتھ ظاہر بھی کریگا کہ وہ پادری ہے۔ پس وہ قاعدہ "کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" اس امر میں بھی درست ہے۔ یہہ ایک عام بات ہے کہ جس طبیعت کا آدمی ہوتا ہے وہ ویسی باتیں کرتا ہے اور ویسی فکریں ظاہر کرتا ہے اور ویسی ہی مجلس میں بیٹھتا ہے۔ دیکھو پہلے زبور میں داؤد مبارک اور شریر آدمی کی پہچان اُن کی عادتوں اور اُن کے شغل سے ظاہر کرتا ہے علاوہ اس کے اگر طالب تم خود اُن شرائط پر غور کرو جو پولوس رسول نے پادری ہونے کے لئے قرار دی ہیں تو ہر ایک روحانی اور جسمانی پادری میں تمیز کر سکوگے اور اگر تمہارا اپنا دل اُن خوبیوں سے خالی ہے تو یقین جانو کہ پادری بنکر بھی تمہاری عادتیں ویسی ہی رہینگی جو ہیں *

طالب۔ اگر ایسے جسمانی بھی پادری بنے ہوئے ہیں جیسے آپنے بیان کئے ہیں۔ تو ظاہراً وے اپنے آپ کو خواہ کچھ ہی جتا دیں۔ اور لوگوں کے سامنے دعائیں مانگنے والے اور وعظ کرتے ہوئے نظر آویں لیکن وے اپنے عہدے کے چور ہیں۔ اور دلہا کو انجیل سناتے پر اُن کے اپنے دل اُس کی پاک کرنیوالی تاثیر دلہا سے بے نصیب ہیں۔ اب یہہ بتلائیے کہ روحانی اور جسمانی پادری جبکہ اسطور سے پہچانے جا سکتے ہیں تو کیا سبب ہے کہ لوگ جسمانی پادری کی بابت اعتراض نہیں کرتے۔ اور نکال کیوں نہیں دیتے؟

پیر مرد۔ اصل میں ایسے جسمانی پادریوں کی موجودگی کا سبب لوگ خود ہی ہیں۔ ایسے پادریوں کی ایسی جگہہ خوب بن آتی ہے جہاں لوگ جہالت میں غرق ہوں اور کوئی بیدار کرنے والا شخص یا گروہ نزدیک نہو۔ جو لوگ صرف چند ظاہری رسومات یا قواعد عبادت کو ادا کرنا مذہب سمجھتے ہیں وہ اپنے پادریوں میں بھی زیادہ روحانیت کی جستجو نہیں کر سکتے۔ جہاں لوگوں کی دینداری کا یہہ اندازہ معین ہو کہ وعظ سن لیں اور خداوند کی دعا سنا دیا کریں اور گرجے میں آجایا کریں وہاں زیادہ روحانی پادری کی کیا ضرورت قرار دی جاسکتی ہے۔ اور جبکہ طرفہ ماجرا یہہ بھی ہو کہ لوگ کسی پادری پاسبان کے لئے اپنے شوق سے طلبگار بھی نہوں اور کوئی مزدور وہاں مقرر کر دیا جاوے *

طالب۔ میں نے پڑھا ہے کہ کلام اللہ ایسے مزدوروں

اور جو مقدس اُستادوں کے سخت مخالف ہو۔ ایسی کچی تجویزیں برتی قرار دی گئی ہیں۔ حزقیل نبی کی کتاب کا باب ۳۴ جسمانی پادریوں کی خود غرضی کو بیان کرتا ہے اور انپر سزا کے حکم کی پکار کرتا ہے۔ میں پہلی تین آئتیں سُناتا ہوں۔ "اور خداوند کا کلام مجھے پہنچا اور اُس نے کہا کہ اے آدم زاد اسرائیل کے چرواہوں کا مخالف ہو کے اُن سے نبوت کر ہاں نبوت کر اور اُن سے کہہ کہ خداوند یہوواہ چرواہوں کو یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل کے چرواہوں پر جو آپ اپنے تئیں کھلاتے ہیں واویلا ہے کیا چوپانوں کو یہہ بات لایق نہ تھی کہ گلوں کو چراویں؟ تم دودھ میں سے لیتے ہو اور اُون پہنتے ہو اور اُنہیں جو موٹے ہو گئے ذبح کرتے ہو۔ پر گلّہ نہیں چراتے" جسمانی پادری کی حالت کا یہہ خطرناک بیان ہے۔ چاہیے کہ ایسے لوگ ڈریں ॥

پلیمود۔ یہہ باب جس میں سے تم نے پڑھا ہے اُن سب کی توجہ کے اور فکر کے لایق ہے جو خداوند یسوع مسیح کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ یا کہتے ہیں کہ ہم اُس کی خدمت کریں گے یسعیاہ نبی کی کتاب ۵۶ باب کی آخری تین آئتوں میں بھی جسمانی پادری کی کیفیت مندرج ہے۔ اور اُس کی اسپرٹ کا صحیح عکس آرہا ہے۔ ایسے پاسبانوں کی بابت یوں لکھا ہے ॥

"اُس کے نگاہبان اندھے ہیں۔ وے سب جاہل ہیں" ॥

"وے سب گونگے کتّے ہیں جو بھونک نہیں سکتے" ॥

"وے سونے والے ہیں۔ جو پڑے رہتے ہیں اور اونگھنا دوست رکھتے ہیں" ॥

"وے مرد لالچی کتّے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے" ॥

"وے چرواہے ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے" ॥

"وے سب پھر کے اپنی اپنی راہ لیتے ہیں" ॥

"ہر ایک اپنے اپنے قطعہ سے اپنا نفع ڈھونڈھتا ہے" ॥

دیکھو پیارے طالب نبی اِس مقام میں جسمانی پادریوں پاسبانوں کو اندھے۔ گونگے۔ کاہل۔ لالچی۔ اور جاہل نا سمجھ قرار دیتا ہے۔ وے اندھے ہیں کیونکہ خدا کی روح کی باتیں نہیں جانتے۔ گونگے ہیں کیونکہ اُن کو بیان کرنے کی لیاقت نہیں۔ کاہل ہیں اپنے گلّہ کی نہ فکر کرتے اور نہ اُس کے لئے کام کرتے ہیں۔ لالچی ہیں ہمیشہ مول اور سود اور اسامیوں اور وصولی کی فکر میں رہتے ہیں اور جو کچھ خدمت کے عوض میں گذارے کے لئے کافی اور کافی سے زیادہ بھی دیا جاتا ہے اُسپر قناعت نہیں کرتے۔

طالب یاد رکھو کہ لالچی آدمی بے ایمان ہوتا ہے۔ اُس کا بھروسہ اور ایمان خدا پر نہیں دولت پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی پادری پاسبان لالچی ہو تو یہہ کیسی بڑی بے ایمانی ہے۔

اور افسوس یہہ ہے کہ بہتیرے ہیں جن کے دستخط نبی کی کیفیت کے تحت میں کروائے جا سکتے ہیں۔ سب کی شکلیں اِس آئینہ میں نظر آسکتی ہیں جو چاہے اپنی صورت دیکھ لے۔ ایسے لوگ بیشک اپنی قوم کے لئے لعنت ہیں۔ کسی برکت کا باعث نہیں ہو سکتے۔ ایسے ہی پادری دین عیسوی کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ وہ خدا کے بھیجے ہوئے نہیں اور مسیح ایسوں کو اپنا خدمت گذار نہیں مانتا ہے۔ (متی ۷: ۲۱ و ۲۲ و ۲۳)۔ ایسے لوگ جن میں نہ دینداری ہے نہ لیاقت ہے اور نہ سچّی غرض ہے اور وہ اس عُہدہ میں گھس آتے ہیں وہ جانیں کہ بڑی شرارت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ پادری بنے ہوئے ہیں جو بہتر ہوتا اگر بنئے اور باورچی یا بہشتی یا خاکروب ہی رہتے۔ کیونکہ اُن کاموں کو زیادہ دیانتداری سے کرتے ॥

طالب۔ اے بزرگوار۔ جو کچھ آپنے اِس مضمون پر بیان کیا کافی ہے کہ جو سُنے ضرور کانپ اُٹھے۔ لیکن کیا آپ یہہ بات نہیں مانتے کہ بعضے جسمانی پادری بڑے عالم اور فاضل ہوتے ہیں اور صاحب اخلاق اور سوسائٹی کے معزز ممبر ہوتے ہیں ॥

پلیمود۔ بیشک ہیں۔ لیکن پادری ہونے کے لئے فقط یہی باتیں کافی نہیں ہیں کچھ اور بھی مطلوب ہے۔ دیکھو اگر کوئی آدمی ہے جو قانون دان نہیں لیکن بڑا مہذب شخص ہو تو کیا تم کہو گے کہ وہ وکیل بنا دیئے جانے کے لایق ہے؟ یا اگر کوئی آدمی ہو جو نہ انسان کی جسمانی ترکیب سے واقف اور نہ علم طب سے آشنا ہے مگر بڑا لایق نجومی ہو تو کیا تم کہو گے کہ وہ ڈاکٹر مقرر کئے جانے کے لایق ہے؟ تم ایسا ہرگز نہیں کہو گے۔ بلکہ یہہ کہو گے کہ چاہیئے کہ جس پیشہ پر آدمی مقرر ہو اُس کو جانتا ہو۔ پس اسی طرح سمجھو کہ دین کا خادم ضرور ہے کہ دیندار ہو۔ اور حقیقت میں دیندار ہو مذہب کا نہ صرف تقریری طور پر بلکہ عملی طور پر واقف ہو جیسا میں نے پہلے بیان کیا تھا چاہیئے کہ اُمیدوار پاسبانی خاصہ دیندار ہو۔ صاحب لیاقت ہو۔ اور نیت سچّی رکھتا ہو یعنے جو اِس عہدہ کے مناسب ہے اور وہ خدا کا جلال اور انسان کی نجات ہے۔ اِن باتوں کے بغیر وہ جسمانی حالت میں ہیں۔ اور پاک خدمت میں داخل ہونے کے لائق نہیں ہیں لیکن جس کسی میں یہہ وصف ہیں اُس کے لئے یہہ سب علامتیں ہیں اسبات کی کہ وہ اِس کام کے لئے بلایا گیا ہے ॥

باقی آیندہ

مراسلات

گناہ کی شناخت

کلکتہ اکسفورڈ مشن کے دلچسپ اخبار اپی فنی مطبوعہ ۱۴ نومبر میں ذیل کی خط و کتابت شایع ہوئی۔ اُمید ہے کہ نور افشاں کے ناظرین اس کو دلچسپ اور قابل غور سمجھینگے۔ اہل ہنود میں سے کسی سنجیدہ آدمی نے اڈیٹر کی طرف ذیل کا خط لکھا ॥

مسیحیوں کا یہہ کہنا کہ آدم کاملیت کی حالت سے گر گیا غلط ہے۔ آدم کبھی کامل نہ تھا۔ عدن میں اُس کی حالت

کامل ہرگز نہیں کہلا سکتی۔ فقط وہی شخص کامل کہلا سکتا ہے جو ہر امر میں کامل ہو۔ علم میں۔ طاقت میں وغیرہ۔ گویا حرف عالم الغیب اور قادر مطلق کو کامل کہنا مناسب ہے۔ لیکن یہہ صفات فقط خدا ہی کو شایاں ہیں۔ آدم کو نہ یہہ صفات حاصل تھیں اور نہ اُن کا اُسکو حاصل ہونا ممکن تھا۔ پس آدم کبھی کامل نہ تھا +

پھر مسیحیوں کا یہہ کہنا کہ جسم کے گناہ نے روح پر اثر کیا بالکل غلط ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ روح میں پہلے گناہ آیا اور بعدازاں اُس کا بُرا اثر جسم پر ہوا۔ جسم روح کے بغیر محض ایک خاک کا ڈھیر ہے۔ رُوح گناہ کو جنتی ہے۔ جسم ایک کل کی طرح اُس کی تابعداری کرتا ہے +

ناشاد مسیحی کہتے ہیں کہ ہر شخص کے دل سے یہہ آواز اٹھتی ہے کہ "ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہوں۔ کون مجھے اِس گناہ کے جسم سے رہا کریگا" اور اُس کے جواب میں مسیحی تعلیم یہہ ہے کہ انسان کو کسی حقیقی منجی کی ضرورت ہے جس کی آواز انسان کے دل کو کھینچے اور موت کی تلخ گھڑی میں اُس کی مدد کرے۔ جو ان مشکل سوالات کا حقیقی سچا اور موثر جواب دے جو نسل انسانی کے دل کی تہ سے کبھی کبھی ولولہ مارکے ابھرتی ہیں۔ مسیحیوں کا یہہ جواب تو سچا ہے۔ لیکن اسپر یہہ سوال لازم آتا ہے کہ ایسا منجی۔ مشکل سوالات کا ایسا مجیب ہمیں کہاں ملیگا۔ مسیحی جواب دیتے ہیں "وہ منجی مسیح ہے جو ہمارے لئے مجسم ہوا مصلوب ہوا اور بعدازاں زندہ ہوگیا" +

مجھے افسوس ہے کہ مسیح سے اِن عظیم الشان خدمات کی توقع کرنا بالکل دھوکھا ہے۔ ہزارہا ٹوٹے دلوں سے یہہ غمناک صدائیں نکل چکی ہیں۔ لیکن آجتک کوئی حقیقی جواب نہیں ملا۔ نہ خدا نے اُن کا جواب دیا اور نہ خدا مجسم نے دُنیا کی جنگ کے زخمیوں کے لئے کبھی کوئی آسمانی یا زمینی مرہم دستیاب نہوا۔ تمام سنجیدہ آدمی افسوس اور مایوسی میں رحلت کرگئے اور زندگی کی بھید بھری پہیلی کو حل نہ کرسکے۔ کاشکہ کوئی حقیقی باثبوت جواب ملتا۔ مسیحیوں کا مانا ہوا ابن اللہ صلیب کے درد سے چلاتا ہوا گذر گیا اور جب اُس نے دل توڑ کر اپنے باپکو پکارا کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تو اُس کے باپ نے اُس کو کوئی جواب نہ دیا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی کا جواب نہ آیا اور خدا نے اپنے بیٹے کو موت کے درد سے نہ چھڑایا" +

"اب میں پوچھتا ہوں کہ اگر مسیح جیسا حقیقی راستباز شخص شرمناک صلیب پر مرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا اور خدا نے اُس کی مدد نہ کی تو کیا ایسے خدا سے ہم کبھی اُمید کرسکتے ہیں کہ ہم گنہگاروں اور نالائقوں کے کسی سوال کا جواب دیگا۔ جب اُس نے مسیح پر رحم نہ کیا تو کیا وہ ہم پر رحم کریگا" +

"میرا دل چاہتا ہے کہ اُمید کو ہاتھ سے جانے نہ دوں۔ لیکن دل کی تقویت کو تجربہ کچھ مدد نہیں دیتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدمی فی الحقیقت دنیا کی لہروں میں ٹکرانے کے لئے چھوڑ گیا ہے۔ ہاں بعض ہیں جو اپنی آنکھیں بند کرکے کسی مذہب کو اپنا بندگاہ بنا لیتے ہیں اور فرضی تسلی کے ساتھ اس دنیا سے گذر جاتے ہیں۔ اس فرضی تسلی کا بھید موت کی گھڑی میں بھی ان پر فاش نہیں ہوتا۔ لیکن یہہ فرضی تسلی فقط عقل کو بالائے طاق رکھنے سے اُن کو حاصل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں مسیحی ممالک کی حالت صاف ظاہر کرتی ہے کہ مسیح نے دُنیا کے جھگڑوں کو دور نہیں کیا بلکہ ان کو زیادہ کردیا" +

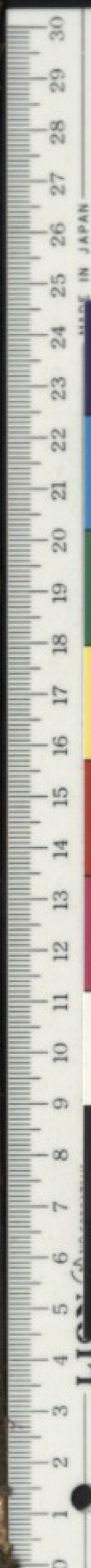
جواب

(۱) ہم مانتے ہیں کہ آدم کی حالت پر لفظ کامل کا اطلاق دراصل غلط ہے۔ اگر آدم درحقیقت کامل ہوتا تو اُسکا گرنا ناممکن ہوتا۔ لیکن جب ہم کہتے ہیں کہ آدم کامل تھا تو وہاں کامل سے یہہ مُراد ہے کہ وہ کاملیت کے دروازے پر تھا۔ خدا نے اُس کو کاملیت کی راہ پر کھڑا کیا تھا اور کوئی اندرونی یا بیرونی دقت خدا نے نہ پیدا کی تھی نہ آدم میں رکھی تھی جسکے باعث وہ ضرور اس راہ سے ٹل جاتا +

(۲) گناہ ابتداءً ایک روحانی حالت کا نام ہے۔ انسان کی مرضی میں ایک بگاڑ پیدا ہوتا ہے جس بگاڑ کا اثر جسم پر جاتا ہے۔ لیکن روح اور جسم کا رابطہ بڑا گہرا ہے۔ وہ دونوں گو علیحدہ ذاتیں ہیں تاہم ایک عجیب قریبی تعلق اور پُر اسرار یگانگت رکھتے ہیں۔ جسم کی حرکات روح پر اثر ڈالتی ہیں۔ روح جسم کا بُرا استعمال کرتی ہے اور جسم روح سے انتقام لیتا ہے اور کبھی بُری بُری عادت اور روش میں روح کو گھسیٹ لاتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور موت کے بعد ان کے اعمال کا نشان اور اثر دونوں پر رہتا ہے۔ جسم کو گناہ کا نتیجہ یہہ ملتا ہے کہ وہ موت کے بعد منتشر ہو جاتا ہے۔ اور روح پر یہہ اثر ہوتا کہ موت کے بعد جسمانی زیادتیوں کا نشان اس پر رہتا ہے +

(۳) ہم اپنے سائل سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپنے کبھی مسیح کے وسیلے خدا سے مدد مانگی۔ یا کیا بجائے اس تجربے کے حاصل کرنے یا اُس کو حاصل کرنیکی کوشش کرنے کے محض خیالی نااُمیدیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ مسیح کے در سے کبھی کوئی محروم یا نااُمید نہیں آیا۔ اور عارفوں نے یہہ قاعدہ باندھا ہے کہ جو کوئی مسیح کے در سے محروم آوے وہ اپنی سردلی کا نتیجہ بھگتتا ہے +

مسیح نے نہ فقط ایلی ایلی لما سبقتانی کہا بلکہ اُس کے بعد یہہ بھی کہا کہ اے باپ میں اپنی روح کو تیرے ہاتھ میں سونپتا ہوں۔ اِن دوسرے الفاظ کو پڑھکر کون ذی عقل اور ذی روح شخص کہہ سکتا ہے کہ باپ نے اپنے ابن وحید کی دعا کو نہ سُنا۔ اگر سائل کفارہ کے بھید اور اُس کی ضروریات کی طرف غور کرے اور مسیح کی قیامت کو سمجھے جس نے پہلی تمام واردات پر مُہر کی تو اُس کو معلوم ہو جائیگا کہ مسیح نے وہ دعا کیوں مانگی اور اُس کا جواب کس قدر آن کی آن میں آگیا اور مسیح نے دوسرے دم میں دعا کا جواب پاکر پکارا کہ اے باپ میں اپنی روح کو تیرے ہاتھ میں سونپتا ہوں۔ عجیب خدا کی شان ہے کہ وہ سائل ہی کے



منہہ سے جواب نکلواتا ہے۔ اگر سائل مسیح کی کسی اور دعا کا ذکر کرتا جس کا جواب انجیل میں مذکور نہ تھا تو شاید ہمیں سکوت اختیار کرنا پڑتا یا ہم مجبوراً کہتے کہ مسیح کو جواب نہ ملا۔ لیکن یہہ نمونہ جو سائل نے چنا ہے ہماری عجب تائید کرتا ہے کیونکہ اس دعا کا جواب اُس کے ساتھ لکھا ہے۔ کیا دُنیا میں کبھی کسی دُعا کا جواب اس قدر جلد آیا +

(۴) ایمان کو بعض لوگ ایک نابینا قوت قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے مقابل میں عقل کو بینا تصور کرتے ہیں۔ حقیقت یہہ ہے کہ ایمان عقل کی آنکھ ہے۔ اس کے بغیر عقل اندھی ہے۔ ایمان کے بغیر عقل ایک قدم نہیں چل سکتی۔ دنیا کی پیچیدگیوں میں عقل کے پر کٹ جاتے ہیں۔ ایمان اس کے باقی ماندہ دھڑ کو چلاتا ہے۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ مسیحی عقیدے نے بعض خرابیوں کو جو اس کے پیشتر موجود تھیں زیادہ کر دیا ہے۔ مثلاً جو فرق قدیم سے ایمانداروں اور بے ایمانوں کے درمیان موجود تھا وہ زیادہ ہو گیا ہے اور باہمی مخالفت اور نفرت بڑھ گئی ہے۔ گویا مسیح نے تلوار چلائی ہے۔ لیکن یہہ وقت دور نہیں ہو سکتی جب تک سب ایمان نہ لاویں۔ روشنی کے مقابلے میں تاریکی زیادہ سیاہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس میں روشنی کا کچھ قصور نہیں۔ مسیحی عقیدہ کل دُنیا کے لئے ایک کسوٹی ہے۔ اور نور کے فرزندوں اور تاریکی کی نسل کے درمیان فرق کرتا ہے +

مترجم

ایک نارووالیہ

ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے

قدیم آریوں کی تہذیب اور حالت کو سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاووں کا کچھ ذکر کیا جاوے۔ آج کل کے نئے آریا ویدوں کے اُن مقامات کی من گھڑت تفسیر کرکے کوشش کرتے ہیں کہ یہہ بات ثابت ہو جائے کہ ویدوں میں قربانیوں کا ذکر موجود نہیں ہے۔ پنڈت دیانند کہتا ہے کہ ویدوں میں جو آگ میں مختلف چیزوں کے جلانے کا حکم ہے اُس سے یہہ مطلب ہے کہ آگ میں سے خوشبودار دھوئواں اُٹھ کر ہوا کو صاف کرے اور بادل بنکر بارش کو لاوے۔ افسوس ہے کہ آجکل جبکہ سخت قحط کے سبب سے ہندوستان کے باشندوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے کیوں ہمارے دیانندی بھائی ہوَن کے ذریعہ سے بارش کو برسا کر ملک کے غریبوں پر رحم نہیں کرتے اور وید منتروں کی صداقت کو عملی طور سے ثابت نہیں کر دکھلاتے +

پنڈت دیانند کے وید منتروں کی آج کل کے تعلیم یافتوں کے مطلب کے موافق تفسیر کرنے کی نسبت ہم ایک مثال درج کرتے ہیں کہ جس سے نور افشاں کے ناظرین نہایت آسانی سے پنڈت صاحب کی چالاکی کا اندازہ کر سکتے ہیں +

ایک دفعہ پنڈت دیانند سے دریافت کیا گیا کہ قربانی کے واسطے کس لئے چبوترہ اور ایک گڑھا یعنے کنڈ بنایا جاتا ہے جواب دیا کہ چبوترہ کو گول مربع یا مثلث اس واسطے بنانے کا حکم ہے کہ لوگ اُس کے وسیلے سے اقلیدس کا سبق سیکھ لیں۔ کنڈ اس واسطے بنایا جاتا ہے کہ اُس کے گرد گرد اینٹیں لگائی جاویں۔ تاکہ لوگ اُس کنڈ کے لئے اینٹوں کو گنتے وقت علم حساب کا سبق حاصل کر لیں +

کئی قسم کی چیزیں چڑھائی جاتی تھیں مثلاً گائے کا دودہ۔ دہی اور مکھن اور اناج مختلف طریقوں سے چڑھایا جاتا تھا۔ اور بکری۔ بھیڑ۔ گائے۔ بھینس۔ گھوڑے وغیرہ جانور اور آدمی قربان کئے جاتے تھے۔ سوم رس اکثر چڑھایا جاتا تھا اور خوشبوئیاں بھی جلائی جاتی تھیں +

گھر کے بیچ کا حصہ دیوتاؤں کے لئے مخصوص کیا جاتا تھا جب کوئی شخص کسی نئے گھر میں بود و باش کرتا تھا تو اُس گھر میں پہلی دفعہ لکڑی کے دو ٹکڑوں کو گھِسکر آگ جلائی جاتی تھی۔ اور اُس آگ کو بجھنے نہیں دیتے تھے۔ صبح اور شام دیندار آریا اُس پاک آگ کے گرد جمع ہوتے تھے۔ گھر کا مالک بطور اگنی ہوتری کے لکڑی اور گھی آگ میں چڑھایا کرتا تھا۔ گیت گائے جاتے تھے اور لڑکے کورس میں شامل ہوتے تھے اور لفظ سواہا اور وست لکہکر یہاں تک زور سے چلاتے تھے کہ چھت گونج اُٹھتی تھی +

نئے اور پورے چاند کے روز قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ گھر سجایا جاتا تھا گھاس دروازے اور اُس کے ادھر اُدھر باندھا جاتا تھا +

ہر ایک چوتھے مہینے یعنے بہار۔ برسات اور خزاں کے شروع میں قربانی چڑھائی جاتی تھی +

عموماً سال میں دو دفعہ پہلے پکے ہوئے پھل چڑھائے جاتے تھے +

سال میں ایکدفعہ موسم برسات کے شروع میں قربانی کرنے والے کے گھر میں کراچڑھایا جاتا تھا +

علاوہ اس کے اور کئی موقعوں پر قربانیاں چڑھائی جاتی تھیں جن میں سے چند کا ہم یہاں بیان کرتے ہیں +

قربانی میں کئی قسم کے اوزار اور برتن استعمال کئے جاتے تھے مثلاً یوپا یعنے کھنبہ کہ جس کے ساتھ حیوان جس کو ذبح کرنا ہوتا تھا باندھا جاتا تھا۔ پانی کے رکھنے اور دودہ کو اُبالنے اور گوشت کو پکانے کے لئے مختلف قسم کے برتن استعمال کئے جاتے تھے۔ فلٹر کئے ہوئے سوم رس کو رکھنے کے لئے لکڑی کا پیپا۔ ذبح کئے ہوئے حیوان کے جسم کو کاٹنے کے لئے چھری۔ ہڈیوں کو الگ کرنے کے لئے کوہاڑی۔ گوشت کے ٹکڑوں کو کباب کرنے کے لئے کانٹا۔ مختلف قسم کے لکڑی کے چمچے۔ سوم رس کو پینے اور چڑھانے کے واسطے پیالہ وغیرہ ہوتے تھے۔ سفید لکڑی کا ایک ٹکڑہ ہوتا تھا کہ جس کو تلوار کی طرح گڑہ لیا جاتا تھا جس سے قربانگاہ کے گرد حد لگائی جاتی تھی اور جب تک رسم ادا ہوتی رہتی تھی تب تک ایک پروہت اُس کو اونچا اُٹھائے رکھتا تھا تاکہ راکھشس دور رہیں +

سوم

جبہہ ہر ایک قربانی کا بڑا ضروری حصہ سمجھا جاتا تھا۔ ڈاکٹر راجندر لعل متر کہتے ہیں کہ ایک بیل کا رس نکالکر پانی میں حل کرکے کسیقدر جو آٹا گھی وغیرہ کے ساتھ ملاکر نوروز تک ایک مرتبان میں جوش دیا جاتا تھا یہاں تک کہ اُس میں خمیر اُٹھتا تھا۔ چونکہ جو کے آٹے کے خمیر سے یہہ عرق بنتا تھا اس واسطے اُس میں نشے کی تاثیر ہو جاتی تھی چنانچہ ویدوں میں اکثر مرد اور عورتوں کا ذکر پایا جاتا ہو کہ جن پر اس کے استعمال سے نشہ کی تاثیر ہو جاتی تھی۔ یہہ رس دیوتاؤں کو چڑھانے کی غرض سے کُشا گھاس کے گٹھوں پر جو دیوتاؤں کے بیٹھنے کی جگہہ خیال کی جاتی تھی ڈالا جاتا تھا ✦

حیوانوں کی قربانیاں

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ بکری۔ بھیڑ۔ گائے۔ بھینس۔ بیل ہرن اور کبھی کبھی گھوڑے قربانی چڑھائے جاتے تھے۔ اور بعض وقت یہہ جانور بہت کثرت کے ساتھ قربان کئے جاتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہو کہ اندر کو ۔۔ بھینسیں چڑھائی گئیں ✦

آج کل کے ہندو جو گائے کو متبرک سمجھتے ہیں۔ یہہ یقین نہیں کرتے کہ اُن کے قدیم آریا بزرگ گائے کو ذبح کیا کرتے تھے اور اُس کا گوشت بھی کھایا کرتے تھے۔ چنانچہ ویدوں میں ایک رسم کا ذکر ہو کہ جس کو وہ گومید کہتے تھے۔ جس میں گائے ذبح کی جاتی تھی ویدوں کے مختلف مقاموں میں کئی ہدایتیں پائی جاتی ہیں کہ قربانی کے لئے کس کس قسم کی گائے چُننی چاہئے۔ ویدوں میں ایک بڑی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہو کہ جس کو وہ پنچسارہ کہتے تھے۔ اس میں ہر پانچویں برس سترہ جوان گائے اور بیل ذبح کئے جاتے تھے ✦

آج کل کے پڑھے لکھے ہندو تو ویدوں میں اس قسم کی قربانیوں کے ہونے سے قطعی انکاری ہیں مگر عام ہندو کہتے ہیں کہ جب قربانی کی رسم پوری کی جاتی تھی تو حیوان چھوڑ دئے جاتے تھے اور بعض یہہ کہتے ہیں کہ ذبح کرکے رشی مُردہ جانوروں کو پھر سے پھر مقتول حیوانوں کو زندہ کر لیا کرتے تھے لیکن یہہ باتیں بذاتہ خود ہی ایسی لغو اور بے بنیاد ہیں کہ آج کل کے تعلیم یافتہ ہندو جہاں تک ہو سکتا ہو اس قسم کی باتوں کے ویدوں میں موجود ہونے ہی منکر ہو جاتے ہیں۔ لیکن کب تک جب عام لوگ ویدوں کو خود پڑھنے لگ جائیں گے یا بائبل کی طرح اُس کا صحیح ترجمہ ہر ایک کو مل سکے گا تو تعلیم یافتہ ہندوؤں کا یہہ فریب بلے کی طرح ظاہر ہو جاوے گا ✦

اگرچہ آج کل کے ہندو جبکہ گائے کے گوشت کا ذکر کیا جاتا ہو تھوکنے لگ جاتے ہیں اور گائے کے گوشت کا نام بھی زبان سے نہیں لیتے مگر سنسکرت کے عالم ہندو ڈاکٹر راجندر لعل متر کہتے ہیں کہ جو حیوان ذبح کئے جاتے تھے اُن کو قدیم آریا کھایا بھی کرتے تھے چنانچہ وہ بتلاتے ہیں کہ اسوالاینہ سوتر میں چڑھاووں کے بقیوں کو کھانے کی نسبت ہدایتیں دی گئی ہیں اور اتھربن ویدی گوپتھ برہمن میں مفصل طور سے اُن شخصوں کے نام پائے جاتے ہیں کہ جو قربانی کی رسم کے ادا کرنے میں کچھ نہ کچھ حصہ لیا کرتے تھے اور بتلایا جاتا ہو کہ ہر ایک کو قربانی شدہ جانور کا کون کون سا حصہ ملنا چاہئے ✦

اشومید یعنی گھوڑی کی قربانی

غالباً آریوں نے یہہ رسم وسط ایشیا میں سقوطی لوگوں سے جو اکثر گھوڑوں کو قربانی چڑھایا کرتے تھے سیکھی ہوگی۔ ویدوں کے زمانہ میں اس رسم پر اس قدر زور نہ دیا جاتا تھا جس قدر کہ بعد کے زمانوں میں گھوڑے کی قربانی کے لئے ایک برس کی طیاری ضروری ہوتی تھی۔ یترپا برہمن میں لکھا ہو کہ ۱۸۰ پالے ہوئے حیوان اُس کے ساتھ ذبح کئے جاتے تھے۔ ۲۶۰ جنگلی جانور بھی لائے جاتے تھے اور قربانگاہ کے کھمبے کے ساتھ باندھے جاتے تھے لیکن جب آگ اُن کے چوگرد پھرائی جاتی تھی تو وہ چھوڑ دئے جاتے تھے۔ رگوید کے پہلے منڈل کے ۱۶۲ سوکت سے ثابت ہوتا ہو کہ گھوڑا ذبح کیا جاتا اور پکایا بھی جاتا تھا ✦

پروفیسر ولسن صاحب کہتے ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں ہو کہ گھوڑا ذبح کیا جاتا تھا اور اُس کا بدن ٹکڑے ٹکڑے کرکے درست کیا جاتا تھا اور اُن میں سے کچھ ٹکڑے توا پر بالے جاتے تھے اور کچھ بھونے جاتے تھے۔ اگرچہ اس کے معنے کچھ اور بھی بتلائے جائیں تاہم اس میں ذرا بھی شک نہیں ہو کہ کچھ حصہ گوشت کا کھایا جاتا تھا اور کچھ حصہ دیوتاؤں کو سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا جاتا تھا ✦

رگوید میں اس قربانی کا مقصد یہہ بتلایا جاتا ہو کہ قربانی کرنے والے کو دولت اور عزت حاصل ہوگی۔ رامائن میں لکھا ہو کہ راجہ جسرتھ رام چندر کے باپ نے بیٹا حاصل کرنے کے لئے اشومید جگ کیا تھا ✦

باقی آیندہ

"وکٹر" کی خدمت میں جوابی عریضہ

ڈیر مسٹر وکٹر۔ نارووال خطۂ یونان ہو۔ نارووالیوں کی تحریر پر ذرا خبرداری سے اور سوچکر نکتہ چینی کیا کیجئے۔ نارووالے جواب دینے کی لیاقت اور جرأت رکھتے ہیں۔ اور معترض کا مُنہہ بند بھی کر دیا کرتے ہیں ✦

(۱) یہ مناسب تو یہہ تھا کہ ایک مسیحی کی تحریر کے پہلے حصے کا جواب اڈیٹر رسالہ مسیحی دیتا۔ آپ کو کیونکر معلوم ہو کہ ایک نارووالیہ اڈیٹر رسالہ مسیحی نہیں ہو؟ ✦

(۲) مسٹر وکٹر مطلق نہیں سمجھے کہ کلام الٰہی کی تلاوت میں کیا کچھ شامل ہو۔ ذرا سوچنے سے معلوم ہو جاتا کہ بے فیصل شدہ امور اس وسیع دائرے کے اندر ہو۔ شاید آپ تلاوت سے سرسری طور پر پڑھنا مراد لیتے ہیں۔ شاید آپکو آپ کے اُستاد نے یہی سکھایا ہوگا یہی وجہ ہو کہ آپ بے فیصل شدہ امور سے بھاگتے ہیں۔ ہم آپ کو صلاح دیتے ہیں کہ اگر آپکی طبیعت ایسی نازک ہو تو دکن اردو کا رسالہ مخزن مسیحی پڑھا

کریں۔ بانی علاوہ ازیں وہ آپکے نازک حافظے کو بہت مناسب ہوگا۔ رسالہ مسیحی کے اڈیٹران اپنا کام جانتے ہیں۔ آپکی صلاح کی ضرورت نہیں +

(۳) "اجنبی مسایل" ۔ "بےفیصل شدہ مسایل" "نئی باتیں" مسٹر وکٹر لفظوں کے معنے نہیں سمجھتے۔ اگر سمجھتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ مذکورہ بالا محاورات سے بدعتیں مراد نہیں۔ ضرور نہیں کہ تمام "اجنبی مسایل" بدعت ہوں۔ ضرور نہیں کہ تمام "بےفیصل شدہ" مسایل بدعت ہوں۔ ضرور نہیں کہ تمام "نئی باتیں" بدعت ہوں۔ آپ کیوں ایرکیس وغیرہ کی مثالیں لاتے ہیں۔ ان سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ رسالہ مسیحی اجنبی مسایل بےفیصل شدہ مسایل اور نئی باتوں سے کبھی خوفناک رہیگا۔ لیکن باوجود اس دلیری اور آزادی کے بدعت سے بچا رہیگا اور آزقصود اسکی یعنے صحیح رائے کے دائرے کے اندر قناعت کریگا۔ آپ نڈریں +

(۴) "یہہ خداوند کے حق میں ہیں اور اُسی کو زیبا ہیں" البتہ یہہ الفاظ (دیکھے یسعیاہ ۵۳) خداوند کے حق میں ہیں اور اُس کو زیبا ہیں (ہم آپکے اسی میں سے ہی کو نکالدیتے ہیں کیونکہ وہ غلط ہی ہے) بھائی سچ تو یہہ ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کی اور ہماری ماندگیاں اُٹھالیں اور اُس کے پیرو آجتک ایکدوسرے کی ماندگیاں اپنی اپنی ہمت اور ایمان کے مطابق اُٹھا رہے ہیں۔ اس سے آپ انکار نہیں کر سکتے۔ پادری احسان اللہ پنجاب کی دیسی کلیسیا کی ماندگیاں اُٹھا رہے ہیں۔ صریح اور ظاہری باتکا آپ کیوں انکار کرتے ہیں۔ جو کام خداوند نے کیا وہی کام اُس کے شاگرد کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اُس کی طاقت سے +

(۵) "چہ نسبت خاک را با عالم پاک" یہہ شعر آپنے کیوں سیکھ لیا ہے یہہ توصریحًا غلط بلکہ کفر ہے۔ اگر خاک کو عالم پاک سے نسبت نہوتی تو ابن خدا مجسم نہوتا۔ فارسی شعر ذرہ سوچ سمجھکر پڑھا کریں۔ کیونکہ ان میں اکثر غلط تعلیم بھری ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس میں۔ خاک با عالم پاک نسبت عظیم دارد۔ اگر آپ اسکا انکار کریں تو آپ کا انجام محمد کی گود میں ہوگا + ایک ناظر والیہ۔

آفتابِ صداقت طالع ہوگا اور اُس کے پنکھوں میں شفا ہوگی

ملاکی ۴ باب ۲ آیت

پادری صاحب نے مداخلت کی اور اُن آدمیوں کو اُن کے ارادوں سے باز رکھا وہ بیمار آدمی کو اُٹھوا کر مشن کی جگہہ میں لے آئے جہاں اُس کی تیمارداری اور خبرگیری کی گئی +

جب وہ آدمی تندرست ہوا تب پادری صاحب نے اثناء گفتگو میں پوچھا کہ تم کسطرح سے عیسائی ہوئے ہو؟

اُس نے خود اسطرح سے اپنا حال بیان کیا +

اُس نے کہا کہ چند برس گذرے ہیں کہ میں نے ایک پادری صاحب کو بائبل میں سے منادی کرتے سُنا جب وہ منادی کرچکے تب میں نے اُن کے پاس جاکر بیبل کی جلد کے واسطے درخواست کی۔ انہوں نے جواب دیا سوائے اس کتاب کے جس میں سے میں سُناتا ہوں میرے پاس کوئی نہیں اور میں اُس کو دے نہیں سکتا میں نے اُن سے عرض کی کہ میں اس کتاب کی بابت کچھ زیادہ واقف ہونا چاہتا ہوں۔ تب اُنہوں نے کتاب میں سے ایک سادہ ورق پھاڑ کر اُسپر ایک آیت لکھکر مجھے دیکے کہا کہ اگر تم اس کا نیک استعمال کروگے تو یہی آیت تمکو بہشت میں پہنچا دیگی اُس آیت کی باتیں یہہ ہیں کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اُس آدمی نے کہا کہ یہی ایک آیت مجھے مسیح کے پاس لے آئی اور مجھے مسیحی بنوا دیا۔ آفتاب صداقت میں سے وہ ایک مفید آیت ایک کرن یا ایک شعاع تھی وہ شفا اُس کی کرن میں تھی وہ صحت اور نجات اُس بیچارے بت پرست کی روح کے واسطے لے آئی +

یہاں ایک دوسرا بیان شفا دینے والی طاقت کی ہے جو آفتاب صداقت کی کرنوں سے نکلتی ہے +

ہمارے مغربی صوبوں کے ایک قصبہ میں ایک دہریہ کشمیری کا گھرانا تھا اس گھرانے میں ماں باپ اور ایک چھوٹی لڑکی تھی جس کا نام میری تھا اُسکی عمر سات سال کی تھی۔ اُس سرحد میں کوئی گرجاگھر نہ تھا اس لئے میری کو پروٹسٹنٹ کے سنڈے سکول میں جانیکی اجازت تھی +

اس گھرانے کا والد یکایک بڑا بیمار ہوا اُسکو خیال ہوا کہ میں مرجاونگا اور اپنے گناہوں سے بہت گھبرا کر جان لیا کہ میں طیار نہیں ہوں۔ ایک رات وہ جاگ اُٹھا اور ایسی گھبراہٹ سے اپنی بیوی سے منت کی کہ میرے واسطے دعا مانگ اُس نے کہا کہ میں نے اپنے واسطے کبھی دعا نہیں مانگی اور نہ میں دعا مانگنا جانتی ہوں +

بیمار آدمی نے چلا کر کہا کہ میں اپنی بیچاری روح کے لئے کیا کروں؟ +

اُس کی بیوی نے کہا شاید ہماری چھوٹی میری دعا مانگ سکتی ہو کیونکہ وہ بہت مدت سے سنڈے سکول جایا کرتی ہے +

اُس نے کہا جاکر اُسے فوراً بلا لاؤ +

اُس کی ماں اُس کے کمرے کے زینہ پر چڑھی تو کیا دیکھتی ہے کہ میری بیچاری نیند سے سوتی ہے۔ اُس نے اپنی بیٹی کو جگاکر شال میں لپیٹا اور زینہ سے نیچے اُتارا اور اُس کو لاکر اُس کے والد کے بستر پر بٹھایا باپ نے اُس سے بڑی سرگرمی سے پوچھا میری میری بچی کیا تم دعا مانگ سکتی ہو۔ اُس نے جواب دیا ہاں ہاں ابا میں مانگ سکتی ہوں۔ کیا تم مہربانی کرکے اپنے بیچارے والد کے لئے دعا مانگوگی +

ہاں میں آپ کے لئے دعا مانگوں گی۔ بس لڑکی گھٹنے ٹیکے اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھکر بولی اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے اور خداوند کی دعا کو تمام کیا۔ پھر اُس نے اپنی زبان میں دعا مانگی اور خدا سے درخواست کی کہ میرے باپ پر رحم کرکے اُس کے گناہوں کو معاف کرے اور اُسے یسوع کو پیار کرنا سکھلاوے اور یسوع کے وسیلے سے اُسے پھر تندرست کرے۔ جب لڑکی

دنکار پچی اُس کے باپ نے کہا اے میری بچی کیا تم بائبل میں سے مجھکو پڑھکر سناؤگی - لڑکی نے کہا ہاں ہے باپ تب اُس نے اپنی بائبل لی اور مقدس یوحنا کا ۳ باب پڑھنے لگی جب تک وہ اس آیت پر آئی پڑھتی رہی کہ جیسا موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں لٹکا دیا ہی ضرور ہی کہ ابن آدم بھی اُٹھایا جاوے تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے - جب اُس کے باپ نے یہہ سُنا تو اُس نے کہا کہ کیا یہہ آیت وہاں ہی؟

ہاں اے باپ یہہ آیت یہاں ہی اور یہہ وہی باتیں ہیں جو یسوع نے کہی ہیں +

اچھا جو میں چاہتا ہوں یہی درست ہی +

ہاں اے باپ لیکن اس کا باقی سُنئے - کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے +

باقی آیندہ

مترجم

ای مارکس سکوچ مشن سکول گوندل ضلع سیالکوٹ

بقیہ

افشائے راز محمدی

انعام ۱۴ رکوع - وان الشیطین لیوحون الی اولیٰئہم لیجادلوکم وان اطعتموھم انکم لمشرکون +

ترجمہ اور تحقیق شیاطین البتہ وسوسہ ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کے تاکہ جھگڑیں تم سے اور اگر تم نے کہا مانا اُن کا تحقیق تم ہی البتہ مشرک ہو +

غرضکہ خدا بھی گمراہ کرتا ہی اور شیطان بھی گمراہ کرتا ہی - یہہ عین مشابہت پائی جاتی ہی - پھر محمد صاحب کے کام میں اور خدا کے کام میں مشابہت کیوں نہیں؟ +

سلہ خدا ہدایت نہیں کرتا اور ظاہر ہی کہ شیطان بھی ہدایت نہیں کرتا - اس میں بھی عین مشابہت ہی +

سلہ خدا بندوں کی آنکھوں وغیرہ پر پردے ڈالتا ہی تاکہ بُرائی کریں - اور شیطان کے پردے ہر ایک آدمی کو معلوم ہیں +

پس اگر محمد صاحب فریب دیں تو بھی نبی نہیں اور اگر نہ دیں توبھی نبی نہیں ہو سکتے +

اور اگر محمد صاحب مکر نہ کریں تو بھی نبی نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا مکر کرتا ہی - اور اگر کریں تو بھی نبی نہیں ہو سکتے - اور اگر محمد صاحب ہدایت نہ کریں توبھی نبی قرار نہیں پا سکتے - اور اگر ہدایت کریں تو خدا کا مقابلہ ہوگا - کیونکہ خدا بے ہدایتوں کو ہدایت نہیں کرتا - محمد صاحب ہدایت کرتے ہیں - پس وہ بھی نبی نہیں ہو سکتے +

اور اگر محمد صاحب گمراہ نہ کریں توبھی نبی نہ ہونگے کیونکہ محمد صاحب کا خدا گمراہ کرتا ہی - اور محمد صاحب گمراہ نہیں کرتے تو یہہ کیسی رسالت ہی؟ اور اگر گمراہ کریں توبھی نبی نہ ہوئے - غرضکہ محمد صاحب کسی طرح سے نبی قرار نہیں پا سکتے ہیں - یوں زبردستی کسی کو خواہ کچھہ بنا لو یہہ ناظرین کو اختیار ہی - اگر اس قدر مخالفت سے کوئی نبی ہو سکتا ہی تو آپ شیطان کو کیا قرار دینگے جو خدا کا ہمخدمت معلوم ہوتا ہی؟ -

فصل شیطان کی کیفیت میں

دفعہ ۱ - شیطان کو خدا نے گمراہ کیا ہی + سورہ حجر ۳ رکوع قال رب بما اغویتنی لازینن لہم فی الارض ولاغوینہم اجمعین - ترجمہ کہا شیطان نے اے رب میرے بسبب اس کے کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ زینت دونگا میں واسطے اُنکے بیچ زمین کے البتہ گمراہ کرونگا میں ان کو سب کو -

دفعہ ۲ - گمراہ کرنا شیطان کی قسمت میں لکھا گیا - اور یہہ کہ جس سے دوستی کرے اُس کو گمراہ کرے +

الحج ۱ - ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ویتبع کل شیطان مرید کتب علیہ انہ من تولاہ فانہ یضلہ ویھدیہ الی عذاب السعیر +

ترجمہ - اور بعضے لوگ وہ شخص ہیں کہ جھگڑتے ہیں بیچ توحید خدا کے بغیر علم کے اور پیروی کرتے ہیں ہر شیطان سرکش کی لکھا گیا ہی اوپر اُس کے یہہ کہ جس کی دوستی کرے وہ یعنے شیطان پس تحقیق وہ گمراہ کرتا ہی اسکو اور راہ دکھاتا ہی طرف عذاب دوزخ کے +

دفعہ ۳ - خدا نے ہی شیطانوں کو بدکاروں کا دوست بنایا ہی - اور وہ تابعدار ہوکر ان کا دوست بن گیا +

اعراف ۳ - انا جعلنا الشیطین اولیاء للذین لا یؤمنون +

ترجمہ - تحقیق کیا ہمنے شیطانوں کو دوست واسطے اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ؛

دفعہ ۴ - کہ شیطان جو ہر ایک کافر کا دوست ہی وہ خدا کی طرف بھیجا گیا ہی - جس میں حکم پایا جاتا ہی - اور شیطان آتے ہیں تابعدار ہوکر - دیکھو سورہ مریم ۵ - الم تر انا ارسلنا الشیطین علی الکفرین تؤزھم ازاً -

ترجمہ - کیا نہیں دیکھا تو نے یہہ کہ تحقیق بھیجے ہمنے شیاطین اوپر کافروں کے - بہکاتے ہیں اُن کو بہکا نا اس آیت سے ظاہر ہی کہ خدا شیاطین بہکانے کے واسطے بھیجا کرتا ہی +

ناظرین دیکھو شیاطین خدا کا کس طور سے حکم مانتے ہیں - ہاں خدا بھی شیطان کو نکال کر اپنا کام نہ چلا سکا - آخر پھر شیطین نے ہی خدا کا مطلب پورا کیا - کیوں نہ ہو؟

دفعہ ۵ - خدا نے شیاطین کو مقرر کرکے بھیجا ہی کہ تقدیری گناہگاروں کو فریب دیں - ان کا کام یہی خدا کی طرف سے مقرر ہوا ہی کہ وہ اُن کو دھوکے میں رکھیں +

حم سجدہ ۲ - وقیضنا لھم قرناء فزینوا لھم مابین ایدیھم وما خلفھم وحق علیھم القول فی امم وغیرہ +

ترجمہ - اور مقرر کئے ہیں ہمنے واسطے اُن کے ہمنشین پس زینت دلاتے ہیں واسطے اُن کے وغیرہ -

اس آیت سے پہلی آیت میں یہہ ہی - پس اگر صبر کریں

پس آگ ہر جگہہ رہنے اُن کے کی اور اگر توبہ کریں پس نہیں وہ توبہ قبول کئے جاوینگے۔ اور مقرر کئے ہیں ہمنے وغیرہ +

زخرف ۵ ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانًا فھولہ قرین +

وان ھم لیصدونھم عن السبیل ویحسبون انھم مھتدون۔

ترجمہ۔ اور جو کوئی شب کوری کرے یاد خدا کی سے مقرر کرتے ہیں واسطے اُن کے ایک شیطان۔ پس وہ واسطے اُس کے ہمنشین ہوتا۔ (شیطانونکا کام۔

اور تحقیق وہ البتہ بند کرتے ہیں اُن کو راہ سے اور گمان کرتے ہیں یہہ کہ وہ لوگ راہ پانے والے ہیں۔ (جو حقیقت میں نہیں)

پس جبکہ شیاطین جو خدا کی طرف سے گمراہ کرنے کو مقرر ہوئے ہوکر نبی قرار نہیں پا سکتے۔ تو محمد صاحب جو خدا کا ہم خدمت نہیں مانا جاتا کیونکہ خدا گمراہ کرتا ہے اور محمد صاحب ہدایت کرتے ہیں تو کیسے ایسے گمراہ کرنے والے خدا کا رسول قرار پا سکتا ہے؟ یہہ بات ہمکو محال معلوم ہوتی ہے کہ کوئی بشر خدا کا مقابلہ کرکے اُس کا رسول بھی بن جائے۔ اگر کوئی ہمکو سمجھا دیگا تو احسان ہوگا۔

باب اس بیان میں کہ وہ ازلی گنہگار یا گناہ کرنیوالی گروہ اس دُنیا میں کونسی ہے +

فصل گناہگار قوم کی علامات کے بیان میں۔

۱ وہ قوم ایک خدا کو ضرور مانتی ہوگی۔ کیونکہ اُنہوں نے گناہ کرکے خدا کو خوش کرنا ہے۔ اور جو خدا اُن سے گناہ کرواتا ہوگا۔ وے لوگ اُس کو ضرور جانینگے +

۲ اُس قوم کے بزرگوں نے جھوٹ بولنا ضرور جائز رکھا ہوگا۔ خواہ کسی حالت میں رکھا ہو؟ مطلب جھوٹھ سے ہے۔

۳ اُس قوم میں خون کرنا ضرور جائز ہوگا۔

۴ اُس قوم میں لوٹ اور رہزنی ضرور جائز ہوگی +

۵ اُس قوم میں چوری ضرور خدا کی نظر میں بُری جانی نہ جاتی ہوگی +

۶ اُس قوم میں زناکرنا ضرور خوشخبری ہوگی۔ اور زانی جہنم میں نہ جائیگا +

۷ اُس قوم میں مشتزنی کسی حالت میں اگر عام طور سے نہیں پر خاص طور سے ضرور کرنی گناہ نہ ہوگی۔

۸ اُس قوم میں سے ہر ایک کے ساتھ شیطان ہوگا۔

۹ وہ قوم ضرور جہنمی ہوگی +

فصل اس بیان میں کہ یہہ مقررہ علامات کس قوم میں نظر آتی ہیں۔

دفعہ ۱۔ خدا نے قوم محمدی کو گناہ کرنے کے واسطے جمع کیا اور پیدا کیا۔ تاکہ محمدی لوگ گناہ کریں اور خدا بعدہ اُن کو بخشے۔ دیکھو مشارق الانوار حدیث ۱۱۲۱۔ ابن عمر لو لم تذنبوا الجاء اللہ بقوم مذنبون فیغفر لھم ویدخلھم الجنة۔ ترجمہ۔ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نہ کرتے۔ تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے۔ پھر اُن کو خدا بخشتا اور اُن کو بہشت میں لیجاتا +

مطلب یہہ کہ بسبب اس کے کہ تم کو خدا نے اس لئے بلایا کہ تم گناہ کرو۔ اور تم نے گناہ کئے اس سبب سے خدا دوسری قوم کو نہیں لایا۔ کیونکہ تم لوگ گناہ کرکے خدا کی مرضی بجالاتے ہو۔ ایسے ہی تقدیری بدکار بھی گناہ کرکے خدا کی مرضی پوری کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے اُن کو گناہ کے لئے پیدا کیا اور وے لوگ گناہ کرنے سے خدا کی مرضی پوری کرتے۔ پس محمدی بھائی گناہ کرنے کے لئے بُلائے گئے سو وے لوگ بھی گناہ کرتے ہیں کیونکہ اگر وے گناہ نہ کرتے تو خدا دوسری قوم کو نہ بلا لیتا ہے؟ پر خدا نے دوسری قوم نہیں بلائی پس محمدی گناہ کرتے ہیں۔ اس لئے محمدی قوم قایم ہے۔ توبہ خدا کی پناہ +

مشارق الانوار حدیث ۱۱۲۵۔ ابی ایوب لوانکم لم تکن لکم ذنوب یغفرھا اللہ لکم لجاء اللہ لقوم لھم ذنوب فیغفرھا لھم۔ ترجمہ مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ نہ ہوتے جن کو خدا بخشتا۔ تو البتہ خدا اُس قوم کو لاتا جس کے گناہ ہوتے پھر اُن کی مغفرت کرتا +

اِس حدیث سے ثابت ہے کہ سب سے زیادہ گناہگار قوم محمدی ہے۔ کیونکہ اگر محمدی قوم سے زیادہ گناہگار کوئی دوسری قوم ہوتی تو خدا اس قوم کو اس قوم کے گناہ نہ بخشدیتا؟ پر چونکہ اِس قوم کے زیادہ گناہ ہیں اس لئے خدا نے اس کو بُلایا کہ گناہ کرے تاکہ بعدہٗ اس قوم کے گناہ بخشے؟

اور اس حدیث سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ دُنیا کی تمام قومیں محمدی قوم کی نسبت پاک ہیں۔ کیونکہ اگر ان قوموں میں محمدی قوم کے برابر گناہ ہوتا تو خدا ان کو بُلا کر نہ بخشدیتا؟ پر بلایا صرف محمدی قوم کو تاکہ گناہ کرے۔ پس اور قوموں میں گناہ کی ہمت خدا نے نہ دیکھی تب ہی تو اُس کو بُلایا؟ اگر ہمت گناہ کرنے کی دیکھتا تو اُنکو بھی ضرور بلاتا +

غرض یہہ کہ قوم محمدی گناہ کرنے کو قوم بنائی گئی۔ اور اس قوم کے گناہ اور قوموں کی نسبت زیادہ ہیں۔ پس اغلب ہے کہ یہہ قوم وہی قوم ہے و بخشش ہم بعد کو دیکھینگے۔ کہ بخشے جائینگے یا نہیں +

دفعہ ۲۔ وہ کون سے گناہ ہیں جو یہہ قوم کرتی ہے یا کونسے کام اس قوم کے بزرگوں نے جایز رکھے ہیں جو گناہ ہیں۔

۱ جھوٹ بولنا جائز ہے۔ سورہ نحل ۱۰۶ و ۱۱۰ آیت دیکھو من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرًا فعلیھم غضب من اللہ ج ولھم عذاب عظیم۔ ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاھدوا وصبروا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم۔ ترجمہ۔ یعنے جو کوئی منکر ہوا ساتھ اللہ کے پیچھے ایمان اپنے کے۔ مگر وہ نہیں جو زبردستی سے کیا گیا اور دل اُسکا آرام میں ہو ساتھ ایمان کے +

ولیکن جو شخص کھل گیا ساتھ انکار کے سینہ اُس کا پس اوپر

اُن کے ہو غصہ اللہ کا اور واسطے اُن کے ہو عذاب بڑا ۔

مطلب یہہ کہ جو کوئی بسبب تکلیف کے دین اسلام کا منکر ہوجاوے اور دل سے وہ اسلام کو مانتا ہو[ملہ] ۔ اور موقع پاکر جہاد وغیرہ میں شریک ہوجائے اس پر کچھ گناہ نہیں ۔ لیکن جو دل کھولکر اسلام کا دل سے انکار کریں اُن کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ۔ کیونکہ وہ جھوٹھے ہیں جو اسلام کو جھوٹا جانکر اسلام سے منکر ہوجاتے ہیں ایسوں پر خُدا نے لعنت کی ہے ۔ دیکھو لعنت اللہ علی القوم الکفرین ۔ یعنے خدا کی لعنت ہو جھوٹھوں کی قوم پر لیکن زبان سے اسلام کا انکار کرنا اور دل سے بوقت مصیبت قبول رکھنا خدا کے نزدیک جھوٹ نہیں ہے ۔ افسوس ۔ اور دیکھو حاشیہ[سلہ]

اور پھر جامع ترمذی میں جس کا صحیح حوالہ ہم دوسرے موقع پر دینگے تین جگہہ جھوٹ بولنا روا رکھا گیا ہے +

۱؎ جان بچانے کے واسطے جھوٹ بولنا روا ہے ۔

۲؎ جنگ میں جھوٹ بولنا روا ہے ۔

۳؎ عورت کو خوش کرنیکے واسطے جھوٹ بولنا روا ہے ۔

پھر دیکھو حاشیہ قرآن مطبوعہ مجتبائی ۔ تفسیر عبدالقادر صاحب کی کو + باقی آئندہ

حاشیہ ۔ ۱؎ مکے میں بعضے لوگ کافروں کے ظلم سے بچل گئے تھے (یا ظاہر انکار کرکے باطن میں مسلم کہلاتے تھے) یا زبانی لفظ کہہ لیا تھا اس پیچھے جب آئے کام کئے ایمان کے ۔ وہ تقصیر بخشی گئی ۔ ایک بزرگ تھے عمار اُن کے باپ یاسر اور ماں سمیہ ظلم اٹھاتی مرگئی پر لفظ کفر کا یا انکار کیا یا نہ کہا ۔ بیٹی نے خوف جان سے لفظ کہدیا ۔ (یعنے زبان سے اسلام کا صاف انکار کیا) پھر روتی ہوئی حضرت پاس آئی تب یہہ آیتیں اُتریں ۔

۲؎ پہلے مکو ہونے کا ذرد کے شبہے اب فرمایا کہ جو کوئی شبہے سے ایمان سے پھرجاوے اُس کا یہہ حال ہے ۔ مگر ظالم زبردستی سے اگر منہ سے کفر کا لفظ کہوادے ۔ اور دلمیں ایمان برقرار ہے اُس کو گناہ نہیں ۔ اگر جان کے ڈر سے لفظ (انکار کی) کہے تو چاہئے جب ڈر کا وقت جاچکے پھر توبہ و استغفار کرکر ثابت ہوجاوے +

ایک لڑکی کی دُعا کا جواب دیا گیا

ایک مشنری جو کہ پرشیا کو جاتا تھا اپنے جانے سے پیشتر وہ ایک چھوٹے لڑکے مینارڈ ورنگ نامے کے گھر پر ٹھہر گیا ۔ چھوٹے مینارڈ نے اُس نیک آدمی کو بہت پیار کیا جس سے وہ مشنری اُس پیارے لڑکے سے بہت خوش ہوا اور لڑکے نے بڑے شوق سے اُن لوگوں کا قصہ سُنا جنہوں نے سچے خدا کو کبھی نہ جانا تھا +

مسٹر پارکر نے اپنے جانے سے پیشتر مینارڈ سے کہا کہ کیا تم یقیناً اپنی دُعاؤں میں مجھے یاد رکھوگے اور آسمانی باپ سے میرے لئے برکت مانگوگے تاکہ میری کوشش سے بہت لوگ مسیحی ہوجاویں ..... مینارڈ نے وعدہ کیا کہ میں ہمیشہ اپنی شام کی نماز میں آپ کی درخواست یاد رکھونگا اور عرض کرونگا کہ اے خُدا تو مہربانی کرکے مسٹر پارکر کو برکت دے اور اُن کو ایک لائق مشنری بنا +

ایک رات وہ لڑکا اپنی دُعا میں اُن کی درخواست بھول گیا لیکن بہت ہی جلد جبکہ وہ اپنے پلنگ پر لیٹنا چاہتا تھا اُسے یاد آگیا اور فوراً اُٹھ بیٹھا اور چلا کر بولا کہ میں نے مسٹر پارکر کے لئے دُعا نہیں کی ۔ اُس آدمی نے جسنے کہ اُسے پلنگ پر لٹایا تھا اُس سے کہا کہ تم اب اُن کے لئے دعا کرسکتے ہو ۔ آہ میں نہیں کرسکتا یہہ کہکر اُس چھوٹے لڑکے نے کہا کہ میں گھٹنے ٹیک کر مسٹر پارکر کے لئے دعا مانگنا چاہتا ہوں پس اُس نے اپنے پلنگ سے اُٹھنے کی اجازت پاکر فوراً اپنے غیر حاضر دوست کے لئے دعا کی کہ اے خُدا تو اُن کو برکت دے اور بعد ازاں وہ جلد سوگیا ۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد مینارڈ کی ماں نے مسٹر پارکر کو ایک خط لکھا اور اپنے چھوٹے دوست اور اُس کی دُعا کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اے خُدا تو مسٹر پارکر کو ایک لائق مشنری بنا تاکہ وہ بہتیری روحوں کو مسیح کے پاس لاسکیں اور اُس کے ساتھہ اُس نے یہہ بھی بیان کیا کہ کس طرح مینارڈ نے پلنگ پر سے اُٹھنے کے لئے زور کیا جبکہ وہ ایک مرتبہ دُعا مانگنا بھول گیا تھا +

مسٹر پارکر ابھی پرشیا میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ اثنائے راہ میں ان کو ایک شفاخانے میں کام کرنے کے لئے ٹھہرنا پڑا اور ٹھیک اُسی وقت جبکہ وہ ایک اجنبی بیمار مسافر کی جو کہ ایک بہت ہی شریر آدمی تھا خبرگیری کررہے تھے اور جبکہ اُن کے پاس کوئی اور وسیلا اُس بیمار کو نرم دل کرنیکے لئے نہ تھا کہ اچانک وہ خط مسٹر پارکر کو اُس بیمار کے پلنگ کے پاس بیٹھے ہوئے پڑھنے کو مل گیا جس میں مینارڈ کی اُس دُعا کا بیان تھا جو کہ وہ اپنے مشنری دوست کے لئے مانگا کرتا تھا ۔ بیمار چپ چاپ اس مضمون کو سن رہا تھا اور آخرکار سنتے سنتے اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور تب بعد اُس نے مشنری کے چہرے کی طرف نگاہ کرکے کہا کہ ۔ لڑکے کی دعا کا ضرور جواب دیا جائیگا ۔ اور پھر مسٹر پارکر کو خداوند مسیح کے بارے میں گفتگو کرنے کا موقع دیا اور آخرکار اُس نے اپنا دل اپنے نجات دہندہ کو دیدیا +

پس جس طرح ایک لڑکے کی دعا کا جواب دیا گیا اسی طرح ہر ایک سچے نوجوانوں کی دعا سُنی جائیگی ۔ تم کو یقین کرنا چاہئے +

درگا پرشاد

واقعاتِ عبرت

جلال پور جٹاں

جلال پور جٹاں کے مشن سکول کا ایک طالب العلم بنام ملا رام ۔ ولد رام دھن ہے ۔ یہہ نوجوان گذشتہ جنوری سنہ ۹۶ء میں مڈل امتحان میں کامیاب ہوکر اور سنہ ۹۶ء کے آخر میں مسیح مصلوب



کے زخموں کا کشتہ ہو کر۔ پادری پٹرسن کے پاس آیا اور چاہتا تھا کہ پبلک کے سامنے مسیح کے خون پر اپنی جان نثاری کا اظہار کرے لیکن پادری صاحب نے کشتہ جانکو اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور ایک خط دستی اِس مضمون کا اُس کے لواحقوں کی طرف روانہ کیا۔ کہ تمہارا فرزند ارجمند بنام رلارام میرے پاس آیا ہے۔ اور اب موجود ہے۔ اور اقرار کرتا ہے کہ مسیح مصلوب کے سوائے میرے گناہ کسی طرح سے دور ہو نہیں سکتے۔ سو اگر آپ اُسکو سمجھانا چاہتے ہو تو آکر سمجھا لو۔ حاضر ہے۔ اس خط کے دیکھتے ہی تمام جلالپور میں دھوم مچگئی۔ اور تمام آریہ اور پنچ۔ اور کمیٹی ممبر۔ و دیگر صاحبان سمجھاتے رہے۔ اُس نے سب کو اچھی طرح سے جواب دیئے۔ آخر جب کسی کی بات کارگر نہ ہوئی تو بعض نے صلاح کر کے چاہا کہ زبردستی سے پکڑ کر اور یکے پر سوار کر کے اُسکو اُڑا لیجائیں۔ جس وقت یہہ بات پادری صاحب کے کان میں پڑی اُنہوں نے یہہ ظلم ہونے نہ دیا اور اُن کو وہاں سے خالی جانا پڑا ॰

دوسرے روز راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ گجرانوالہ جہلم۔ وزیرآباد۔ وغیرہ کے بہت سے بڑے مہاتما پُرش آریہ آگئے۔ اور ہر طرح کا لالچ دیکر اُس کو ورغلانا چاہا۔ کوئی روپیہ کا لالچ دیتا تھا۔ کوئی شادی کا۔ کوئی وراثت لکھے دیتا تھا۔ کوئی عمر بھر کی روٹی کا اقرار کرتا تھا۔ اُس کی والدہ بھی کلیجہ پھاڑ پھاڑ روتی ہے۔ لیکن بیٹا تسلی و تشفی دیکر چپ کراتا ہے اور بعد میں یہہ نصیحت کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر میرا اتنا درد رکھتی ہے تو اُس وراثت کو لے جو ہمیشہ تک رہ سکتی ہے اور کبھی چھوڑنی نہیں پڑتی۔ وہاں ہمیشہ کا سُکھ ہے۔ جس وقت آریہ سماجیوں نے دیکھا کہ ماں کو بھی اس طرح لے جا کر عیسائی کریگا فوراً اُٹھا کر لیگئے اب کم سنی کا دعویٰ عدالت میں پیش ہے ॰

باقی آئندہ

الراقم

مسیحی مبشر

ایک اجمیری دیانندی کا بہتان

پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس پر

اخبار نورافشاں مطبوعہ ۴ دسمبر ۱۸۹۶ء میری نظر سے گذرا نہ تھا کیونکہ میں دورے پر تھا اب جو اُسکو دیکھا تو آپکے نامہ نگار کی تحریر سے بڑا تعجب ہوا۔ وہ ایک دیانندی صاحب کی زبانی میری نسبت مخبر ہیں کہ پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس آریہ ہوگیا ہے ॰

جس دیانندی نے میری نسبت ایسا کفر بکا ہے اُسکو یا اُس کے کسی پیشوا کو یہہ تاب تو نہوئی کہ میری تحریر کی کسی ایک سطر کا جواب دیتا پر جھوٹھوں دل بہلاتا ہے کہ پادری ٹھاکرداس آریہ ہوگیا۔ آجکل کے کراڑ۔ اور بنئے (ویش اور سودر) کچھ انگریزی پڑھ اور کچھ ہندی سے آریہ بن بیٹھے ہیں۔ اب تک اِن کو یہہ تمیز نہیں کہ آریہ قوم کا نام تھا نہ کہ مذہب کا۔ مذہب ان کا دیومالا تھا۔ آجکل کے آریہ جو دیانند کے طفیل آریہ بن رہے ہیں صرف مصنوعی آریہ ہیں۔ ہمارا آریہ پن اصلی اور حقیقی ہے اور ہمارے عیسائی ہونے سے ہماری قومیت نہیں جاتی رہتی۔ میں سب دیانندی صاحبان کو اعلان دیتا ہوں کہ ذرہ بچکے کہا کریں۔

میری تصنیفات دُنیا کے سامنے ہیں اور میں خود بھی ہنوز زندہ ہوں۔ اور گجرانوالہ میں رہتا ہوں وہاں بھی بعضے لوگ اپنے آپ کو آریہ بنائے ہوئے ہیں۔ نادان اجمیری دیانندی فرد اپنے اُن بھائیوں سے دریافت کر لیتے۔ تو اتنا جھوٹھ بولنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ مگر شاید یوں ہی جو منہہ آیا بکدیا۔ سچ بولنے سے تو غرض ہی نہیں تھی۔ اگر کوئی صاحب مجھے مسیح خداوند اور دُنیا کے نجات دہندہ کے ایلچی سے کوئی امر شایستہ اور حقیقی بہتر دریافت کرے تو بندہ تادم زیست حاضر ہے کہ جس طرح ہو اپنے ملک کے گمراہوں کو مسیح کی طرف لاؤں ॰ — بندہ مکرر آگاہ کرتا ہے کہ جھوٹھ چھوڑ کے ہر کوئی اپنے پڑوسی سے سچ بولے ॰

الراقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس

جناب اڈیٹر صاحب

بمقام موضع نسوخیرہ علاقہ چشیانہ میں ایک بڑا حادثہ آج صبح کے وقت واقع ہوا کہ ایک جوان شخص گڑہی کے میدان کی چاندماری میں سے کسی جگہہ میں سے ایک گولا لے گیا اور گھر میں جا کر اُس کو توڑنے لگا اور یکدم وہ گولہ پھٹا اور اُس کے صدمے سے وہ جوان تو اُسی وقت مرگیا اور دو تین سخت مجروح ہیں جنکی زندگی کی کم اُمید ہے اور دہ کو کم و بیش ضربیں آئی ہیں۔ گولہ پھٹ کر چھت کو توڑ کر نکل گیا۔ ایک غریب لوہار کے چھوٹے ہر ایک لڑکے اور لڑکی کو سخت ضربیں آئی ہیں جو بُری حالت میں ہیں سنا ہے کہ ڈاکٹر بلایا گیا ہے ॰ نامہ نگار

سرکاری خبر

پنجاب گورنمنٹ کی خواہش پر چیف کورٹ نے تمام جوڈیشل افسران کو قانون کے اُن دفعات کی طرف توجہ دلائی ہے جو کاشتکاران کے غلہ کو (جو واسطے تخم ریزی کے استعمال کیا جاتا ہے) اور قلبہ رانی اور چاہات کے مویشیان کو قرقی سے مستثنا کرتے ہیں ۱۸۸۹ء میں ایک ضروری فقرہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ازاد کیا گیا تھا جس کی رو سے اُن دیوانی مدیونان کی جو معاملہ ادا کرتے ہیں (جیسا کہ اکثر پنجاب کے کاشتکاران ہیں) اسی طرح حفاظت کی گئی تھی جیسا کہ [illegible] معاملہ کہ ایکٹ معاملہ اراضی کے ذریعہ محفوظ کیا گیا ہے۔ ایکٹ موخرالذکر کے ذریعہ زمین کی اُس قدر پیداوار جس قدر کہ کلکٹر باقیدار اور اُسکے خاندان کے گذارہ کے لئے دوسری فصل تک ضروری خیال کرے قرقی سے مستثنی کی گئی ہے اور چونکہ ۱۸۸۹ء سے اس زاید حفاظت کی دیوانی مدیونان تک جو کہ معاملہ ادا کرتے ہیں توسیع کی گئی ہے۔ چیف کورٹ کے فاضل ججان نے بہت خوب کیا کہ اس معاملہ کی طرف اِس موسم میں توجہ دلائی۔ خصوصاً اس لئے کہ ایکٹ معاملہ اراضی غالباً ایسا ایکٹ نہیں ہے جس سے وہ جوڈیشل افسران جو کہ خالص دیوانی عدالتوں پر اجلاس فرماتے ہیں بخوبی واقف ہونگے ॰

۱۵ دسمبر ۱۸۹۶ء ॰ پنڈت جانکی پرشاد

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

۱۰ ر دسمبر کو لنڈن سے برلن کی خبر آئی کہ لورنزو مارکوز میں پرتگالی فوج باغی ہوگئی اور ڈچ کانسل پر حملہ کیا +

یہہ افریقین علاقہ پرتگال کا ہے اس میں بغاوت ہے اس لئے گوا سے فوج بھیجی پر وہاں فوج نے سخت بغاوت کی تھی + نہ فقط ڈچ کانسل پر حملہ کر کے اُس کو مجروح کیا بلکہ جرمن دفتر سفارت پر بھی حملہ کیا اور اس سے بھی بڑھ گئے +

مفسدوں نے برٹش علم کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جرمنی نے پرتگال سے ہرجانہ طلب کیا ہے زیادہ معلوم نہیں +

۹ ر دسمبر کو پیرس سے خبر آئی کہ فرنچ وزارت نے ضروری سمجھا ہے کہ جنگی طاقت میں اضافہ کیا جائے +

وسط ایشیا کی تازہ آمدہ خبر ہے کہ وادی آکسس میں جو وبا مرو سے پھوٹی تھی اُس نے دور دور تک اثر کیا +

کہتے ہیں صرف مرو اور اُس کے مضافات میں ۷ ہزار آدمی لقمۂ اجل ہوئے لیکن شاید اس میں مبالغہ ہے +

یہہ وبا ٹائفس قسم کی تھی بلکہ ملیریل تھی - کونین نے فائدہ کیا - دیسی زیادہ مرے کہ روسی ڈاکٹری دوا نہ کی +

پنجاب یونیورسٹی کا جلسۂ کانووکیشن ۲ جنوری کو قرار پایا ہے اور یہہ گورنمنٹ کالج ہال میں ہوگا +

اس موقع پر رخصتی لاٹ صاحب کو ایل ایل ڈی اور رخصتی پروفیسر اومن صاحب کو ڈی ایل کی اعزازی ڈگریاں ملینگی +

مدراس میں بارش نے حد کر دی شروع سال سے ابتک ۷۰ انچہ برسا حالانکہ اوسط مقدار ۴۸ انچہ ہے +

کلکتہ میں ایک گروہ بدمعاشان نے برسر بازار ایک خانساماں کو لوٹ لیا ہے - ۱۰ سال تک قید کی سزا ملی +

۱۷ - دسمبر کے اجلاس کونسل آئین ہند میں منظور کرینگے کرسکے کے لئے ۲ کروڑ روپیہ اور مسکوک کیا جاوے +

چارشنبہ کے روز کراچی سے اور گیہوں روانہ پنجاب ہوئی پانچ ہزار من سے زیادہ تھی +

۹ ر تاریخ کو لنڈن سے خبر آئی کہ سر ایڈ ورڈ مینس صاحب نے پیرس میں برٹش سفارت کا چارج لیا ہے +

لارڈ ڈفرن صاحب کی میعاد ملازمت ختم ہوگئی اور نئے سفیر نے پریسیڈنٹ فار سے نیاز حاصل کیا + دونوں نے سپیچیں کیں جن میں ظاہر تھا کہ باہم دوستی کا نباہنا تہذیب کے لئے نہایت مفید ہوگا +

۹ ر تاریخ کو لنڈن سے خبر آئی وہاں ریلوے کے کاریگروں میں کام بند کرنے کی خوفناک وبا پھوٹنے کو ہے +

نارتھ ولیشرن نے بعض ریکسین ڈسمس کئے محض اس لئے کہ وہ نیشنٹ تھے - اس پر عظیم طوفان مچنے کا ڈر ہے +

یورپین طاقتیں اتفاق سے کوشاں ہیں کہ سلطنت عثمانیہ پر زور دیکر ایک بورڈ آف کنٹرول مقرر کریں - روس افسر جنگ مقرر کریگا - فرانس افسر مال اور اسی طرح انگلستان جرمنی آسٹریا واٹلی مقرر کریں گے +

بقول ڈاک ولایت سلطان المعظم ۶ کروڑ روپیہ قرض چاہتے ہیں جو مذکورہ بالا شرط پر دیا جاویگا +

طاقتہائے یورپ فیصلہ مسئلہ عثمانیہ کے لئے ایک کانگریس طلب کرنے کو خالی از خوف نہیں سمجھتی ہیں +

روس کے وزرا میں اس بات پر نا چاقی ہے کہ سلطنت عثمانیہ کی نسبت کیا پالیسی اختیار کیجاوے +

ایک روسی جنگی سفارت ایران میں داخل ہوئی - کرنل فلمسکی افسر ہیں اور کئی ملٹری افسران شامل ہیں - سفارت ہذا کا گورنر آذربیجان نے استقبال کیا یہہ سرحد کی نسبت کچھ فیصلہ کرنے کو آئی ہے +

حضور ڈیوک آف کیمبرج اب کے سال مصر کی سیر کو آنے والے ہیں - عنقریب قاہرہ میں پہنچیں گے +

سینٹ پیٹرز برگ - دسمبر ۱۲ - روس کی ریلوں کے ڈائرکٹروں کے نام فرمان جاری کیا گیا ہے کہ جو اناج ہندوستان کو روانہ کرنے کے لئے جمع کیا گیا ہے وہ ریل کے کرایہ سے بری کیا جاوے - اور مال گوداموں میں بھی بلا کرایہ رکھا جاوے جبتک کہ وہ اناج کسی جہاز میں جو مفت میں اس کو لیجاوے ڈالا نہ جاوے +

لنڈن دسمبر ۱۳ - سعید الدین جو سلطان روم کی جانب سے کریٹ میں ایلچی ہے اصلاحوں کی تعمیل میں روک پیدا کر رہا ہے - سلاطین یورپ کے سفیروں نے سلطان روم سے استدعا کی ہے کہ اُس کو اڑتالیس گھنٹوں کے اندر اندر واپس بلا لیا جاوے +

بمبئی دسمبر ۱۴ - لارڈ سینڈ ہرسٹ گورنر بمبئی ۲۶ ماہ حال کو بمبئی سے بیجا پور کے تکلیف زدہ علاقوں میں دورہ کرنے کو روانہ ہونگے اسکے بعد وسطی علاقوں کے قحط زدہ ضلعوں میں تشریف لیجاویں گے +

بمبئی دسمبر ۱۴ - گیکوار بڑودہ اپنی عملداری کے شمالی حصص کے معائنہ کے لئے دورہ کرنے والے ہیں تاکہ زمینداروں کی صورت حال سے بذات خود واقف ہو جاویں +

ہفتہ عشرہ میں سنٹ جانس چرچ میں تمام مشنری سوسائٹیوں کے لئے دعائیں کی گئیں بھوکی روحوں نے روحانی خوراک حاصل کی +

آجکل اجمیر شہر میں خواجہ صاحب کا میلا بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہو رہا ہے - اس کے مفصل حالات ہفتہ آئندہ ہدیہ ناظرین باتمکین ہوں گے +

"نیو اسٹار آف انڈیا" تھئیٹریکل کمپنی بھی اس شہر میں آوارد ہوئی - فی الحال اس اجمیر میں جس کو کہ اہل اسلام "شریف" کہتے ہیں - تین مختلف تھئیٹریکل کمپنیاں اپنے اپنے اسٹیجوں میں ہر شب تماشہ دکھلاتی ہیں - حاضرین کا شمار اہل اسلام کی کثرت زیادہ بیان کی جاتی ہے - دیانندی - اور نام کے مسیحی بھی اتفاق



مضامین مفیدۃ المبتدئین

گومتی دریا پر سیر

گومتی دریا کا منبع کوماؤں پہاڑ میں ہے اور کئی ایک مشہور شہروں سے گذر کے بنارس شہر سے کچھ میل کے فاصلہ پر دریا گنگا میں مل جاتی ہے۔ پہلا مشہور شہر اسپر لکھنؤ ہے۔ جو کہ اودہ کا دار السلطنت ہے۔ یہہ شہر نہ صرف اس واسطے مشہور ہے کہ دار الخلافہ ہے۔ نہ اس واسطے کہ غدر میں حصّہ لیا اور نام حاصل کیا۔ لیکن اسواسطے کہ حال کے ہندوستانی دوستوں کا مرکز ہے۔ یہہ ہندوستانی راگ اور علم موسیقی کا مدرسہ ہے۔ اور شاعری اور محمدی دین کی خاص نشست گاہ ہے۔ وہ بڑا دارومدار اور شہرت جو باہر سے سُننے اور دیکھنے میں آتی ہے۔ نزدیک سے غور کرنے سے جاتی رہتی ہے۔ تو بھی غدر کے بعد سے بہت سی ترقی اور ترمیم اُس میں کی گئی ہے۔ عمارتیں جو دیکھنے کے قابل ہیں سو یہہ ہیں۔ امام باڑہ جسمیں چوتھے نواب صاحب کی قبر ہے۔ مچھی بھون جس کو انگریزوں نے ایک قلعہ بنا لیا تھا۔ چھتر منزل جو کہ شاہی محل تھا۔ اور لال کوٹھی یعنے عجایب خانہ وہ مکان ہے جس میں سب امیر عہدہ پاتے تھے اور بادشاہ شاہی کا تاج حاصل کرتے تھے۔ گومتی کے کنارہ پر بڑی عظیم و خوبصورت عمارتیں تھیں۔ جو سجائی اور آراستہ رہتی تھیں بادشاہ اور امیروں کی ضیافتوں کے واسطے۔ یہہ انگریزی حکومت میں سب گرادی گئیں اور مچھی بھون کا قلعہ صاف کر گیا۔ گول دروازہ سے لیکر چھتر منزل تک اونچی اونچی دیواروں سے گھِرا ہوا تھا۔ یہہ رمنا کہلاتا تھا اس میں شاہی شکار اور کھیل تماشہ ہوتے تھے دوسرا شہر اس پر جونپور ہے۔ جو پہلے دنوں میں مسلمانوں کی خاص جگہہ تھی اور اس میں طرح خان اکثر آتے ہیں۔ جونپور میں جو پتھر کا پل ہے۔ وہ ۱۸۷۱ء کے چڑھاؤ میں بالکل ٹوٹ گیا تھا اور ۱۸۹۴ء کے چڑھاؤ میں اُسکو بہت نقصان ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس پل کی چوٹی کی اُونچائی لکھنؤ کی چھتر منزل کی زمین کے برابر ہے۔ یہہ پل کوئی ۷۱۲ فیٹ لمبا ہے۔ اور بیرم خان اکبر کے وزیر کا بنایا ہوا ہے۔ گومتی کے اوپر جو دوسرے کا پل ہے اس کے ساتھ بڑے بڑے واقعہ تعلق رکھتے ہیں۔ جہنوں سے باغی فوج اِس کے اُوپر سے آئی تھی۔ اور ریسی ڈنسی (Residency) کو گھیر لیا تھا۔ لکھنؤ کا امن اور چین ایک دم سے ۱۸۵۷ء میں مئی کے مہینے میں ایک طرف پھینکا گیا۔ اور کئی ہفتوں تک باغی گھیرے رہے لیکن لکھنؤ نے جو بہادری دکھلائی اور ناموری حاصل کی وہ ابھی تک چلی آتی ہے۔ ان دنوں کا نمونہ اور یادگار ریسی ڈنسی ہے۔ لیکن سب سے خوبصورت نظارہ جو دیکھنے میں آتا ہے جب گومتی پر جاویں یہہ ہے سورج غروب ہوتا اور اُس کا عکس پانی میں پڑتا اور دل خوش کرنے والی روشنی اور سُرخی کا عمارات کو روشن کر دینا اور آخر کو سورج کا خود درختوں کے پیچھے چھپ جانا اور صرف سُرخی کا باقی رہ جانا۔ کوئی مصوّر نہیں جو اس کو دیکھ کے عمدہ خیالوں سے نہ بھر جائے۔ اور چاندنی رات میں دریا نہایت ہی دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ پانی کا میٹھا میٹھا شور کان پر کیا عمدہ معلوم ہوتا۔ روزمرّہ کے کاروبار سے فراغت پاکر دریا کے کنارہ پر اکثر جا بیٹھو اور خود بخود ایسے خیال نیچر کے دیکھنے سے آئیں گے۔ اور خالق کی محبت اور یاد دلمیں پڑ جاویگی۔ گومتی نے ۱۸۹۴ء میں لکھنؤ کو اچھا ضرر پہنچایا تھا۔ اتنی چڑھی کہ شہر کے اندر پانی آگیا اور ناؤ چلنے لگ گئی۔ غریبوں کا گھربار بیٹھے بیٹھے چھن گیا۔ اور بہت نقصان ہوا۔ لیکن خداترس لوگوں نے بہت مدد کی اور بہت تنگی سے بچایا۔ کئی گھرانے گھر سمیت بہہ گئے۔ اکثر بچے چارپائی پر سوتے تھے اور چارپائی سمیت بہتے ہوئے نظر آئے۔ کئی بچائے گئے لیکن بہت جانوں کا نقصان ہوا۔ یہہ حادثے کبھی ہوتے ہیں اور خوبصورتی ہمیشہ نظر آتی ہے ✣

مصرع ہر چہ گیرید مختصر گیرید

بڑے بڑے کاموں کے کرنیکی کوشش نکرو۔ شاید تمہاری تمام عمر موقع کی انتظاری میں ہاتھ سے نکل جائے اور وہ موقع تمہیں نصیب نہ ہو بلکہ چھوٹے چھوٹے کام جو تمہارے آگے آجائیں ان کے کرنے اور خدا کا جلال ظاہر کرنے میں مشغول رہو۔ بڑے عہدے پر ہوکر اور تمام لوگوں کے روبرو ایسے دلیرانہ کام کرنا کہ جنہیں دیکھکر لوگ حیران ہو جائیں بہت آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ گمنامی میں محبت کے ساتھ کام کیا جاوے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اِس قسم کی محنت خداوند یسوع مسیح کی پسندیدہ نظر اور نیک اجر سے خالی نہیں رہیگی۔ اپنے فرض منصبی کو ایمانداری سے ادا کرنا۔ انگشت نما ہوکر بھی نیکی کرنا جیسا کہ شہیدانِ راہ خدا صلیب اُٹھاکر بھی کرتے رہے جو تمہیں دق کرتے ہیں اُن کی خوبیوں پر نظر کرنا ظالمانہ کام اور الفاظ پر نیک گمان رہنا۔ ناشکر گذار اور بد اعمالوں کو پیار کرنا۔ ویران سنگلاخ صحرا میں چشمہ بن کر خودرو پھولوں اور نمی گھاس کو تروتازہ کرنا نہ آدم زاد سے تعریف حاصل کرنے کے لئے بلکہ خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے بلاشک اعلٰی زندگی بسر کرنا کہلاتا ہے ✣

غصّے کی مختلف صورتیں

حالت غصّہ میں پرنس آف ویلز بائیں آنکھ جلد جلد مارتے ہیں شہنشاہ آسٹریا تیز تیز ہو کنے لگتے ہیں زار روس اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتے ہیں۔ مسٹر گلیڈسٹن تیز تیز ٹہلنے لگتے ہیں اور سلطان ٹرکی اپنا گلا اپنے ہاتھ سے دبانے لگتے ہیں ✣

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے واسطے

پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی - چوڑائی - نرخ اور پہنچانے کے شرائط وغیرہ کی نسبت +

چیف سٹور کیپر - این - ڈبلیو - ریلوے - لاہور سے خط وکتابت کرو +

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کی نئی کتابیں

Rev. Andrew Murray's
With Christ:
In the School of Prayer

مکتبِ مسیح

میں

دُعا کی تعلیم

پچھلے کانونشن میں جو ۲۳ - جنوری ۱۸۹۶ء کو لاہور میں منعقد ہوئی - جو صاحب تشریف رکھتے تھے انہیں یاد ہوگا کہ موٹ صاحب نے چند کتابوں کے مطالعہ کی سفارش کی تھی - لیکن چونکہ ان سے صرف انگریزی خوان ہی مستفید ہو سکتے ہیں - پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کا ارادہ ہے کہ نہ صرف انہیں متعدد کتابوں بلکہ اور بھی مشہور ومعروف انگریزی کتابوں خصوصاً انڈریو مری صاحب اور پادری مائر صاحب کی تصنیفات کے ترجمہ شایع کرے چنانچہ فی الحال دو کتابیں جو مکتبِ مسیح میں دعا کی تعلیم اور یادِ محبوب کے نام سے موسوم ہوئی ہیں - **تیار ہیں** - یہہ احباب کو بڑے دن یا نوروز پر تحفہ دینے کے لئے اعلیٰ درجے کی ہیں +

مکتبِ مسیح میں دُعا کی تعلیم پادری انڈریو مری صاحب کی کل تصنیفات میں اعلیٰ درجہ رکھتی ہے - اس میں دُعا کے مضمون پر اکتیس سبق ہیں - باقی رہا ترجمہ اس کا فیصلہ ناظرین خود کریں +

کاغذ چھپائی و لکھائی اعلےٰ درجہ کی ہے - اور قیمت نہایت ہی ارزاں - یعنی پیپر کورز ۸ر سٹف کورز ۱۰ر اور کپڑے کی جلد جس پر نام بھی سنہری حرفوں میں ہوگا ۱۲ر +

Rev. Dr. Macduff's
Morning & Night watches

یادِ محبوب

صبح وشام کے لئے

یہہ کتاب پادری میکڈف صاحب کے جو ایک بڑے مشہور ومعروف عالم اور روحانی شخص گذرے ہیں - نیک اور پاکیزہ خیالات کا ذخیرہ ہے - اصل کتاب کی اشاعت دس لاکھ تک پہنچ چکی ہے - اس میں ہر مہینے کی صبح وشام کے لئے چھوٹے چھوٹے مراقبے ہیں - جن کے مطالعہ اور ورد سے ہر روز صبح وشام کلام روحانی زندگی کو خوراک حاصل ہوتی ہے - یہہ نوروز پر دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے ایک نہایت عمدہ اور اعلیٰ کتاب ہے +

باایں ہمہ خوبی قیمت پیپر کورز ۳ر سٹف کورز ۶ر اور کپڑے کی جلد جس پر سنہری حرفوں میں نام کتاب بھی ہوگا ۸ر +

درخواستیں بنام اسسٹنٹ سکرٹری -
پنجاب ریلجس بک سوسائٹی
انارکلی - لاہور - آنی چاہئیں +

اِطلاع

اب سال قریب الاختتام ہے - ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آیندہ سال کون کون صاحب نور افشاں کو خرید فرماوینگے - ہر ایک پُرانے خریدار کے پاس ایک خط مذکورہ ذیل مضمون کا معہ بابقا اور سال آیندہ کے حساب کے بھیجا جاتا ہے اور اطلاع دی جاتی ہے کہ نور افشاں کی قیمت کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ختم ہو جائے گی لہذا ہم بزریل حساب ملتمس ہیں کہ حتی الامکان واجب الادا قیمت بھیجکر ممنون فرماویں ورنہ تاریخ مذکورہ بالا کے بعد اخبار بند کیا جائے گا اور یہہ سمجھا جائے گا کہ آپ کو خریداری منظور نہیں - گذشتہ سال اس قاعدہ پر عملدرآمد نہونے سے بہت لوگوں کے ذمہ قیمت اخبار باقی رہ گئی لہذا مکرر درخواست کیجاتی ہے کہ حساب بہت جلد بیباق کردیں - اور ہم سب کو یقین دلاتے ہیں اور ایک ماہ پہلے آگاہ کر دیتے ہیں کہ نوروز سے پیشتر جس قدر اخباروں کی قیمت وصول ہو جائیگی آیندہ سال اُتنے ہی اخبار چھپینگے - اگر چند ہفتوں کے بعد قیمت وصول ہوگی تو اُتنے ہی اخبار نہ مل سکینگے - اگر قیمت کی بابت دریافت کرنا ہو تو منیجر اخبار سے دریافت کریں +

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب - اڈیٹر اینچیف و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے - امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا